

.....جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں.....

- نام کتاب : انوار خطابت برائے محرم الحرام
- تالیف : مولانا مفتی حافظ سید ضیاء الدین نقشبندی قادری، نائب شیخ الفقه جامعہ نظامیہ  
وبانی ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر
- طبع اول : محرم الحرام 1432ھ، دسمبر 2010ء
- تعداد اشاعت : ایک ہزار (1000)
- قیمت : 20 روپے
- ناشر : ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر، مصری گنج، حیدرآباد دکن
- ترجمین و کتابت : مولانا محمد عبدالقدیر قادری و مولانا حافظ ارشد
- کمپوزنگ : ابوالبرکات کمپیوٹر سنٹر، مصری گنج، حیدرآباد دکن فون نمبر: 040-24469996
- بروفریدنگ : مولانا حافظ سید واحد علی قادری و مولانا حافظ سید امجد غوری، مولانا حافظ احمد رفیع، مولانا حافظ سلمان سہروردی
- ملنے کے پتے : ☆ جامعہ نظامیہ حیدرآباد دکن
- ☆ ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر، حیدرآباد
- ☆ دکن ٹریڈرس، مغل پورہ، حیدرآباد
- ☆ منہاج القرآن مغل پورہ حیدرآباد
- ☆ عرشی کتاب گھر، میر عالم منڈی، حیدرآباد
- ☆ ہدی بک ڈسٹریبیوٹرس، پرانی حویلی، حیدرآباد
- ☆ مکتبہ رفاه عام، گلبرگہ شریف
- ☆ ہاشمی محبوب کتب خانہ تعظیم ترک مسجد، بیجاپور
- ☆ دیگر تاجران کتب، شہر و مضافات
- ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

# النوار خطابت

## برائے محرم الحرام

**.....تالیف.....**

مولانا مفتی حافظ سید ضیاء الدین نقشبندی قادری

نائب شيخ الفقه جامعہ نظامیہ و بانی ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر

..... ناشر .....

ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر، مصری گنج حیدر آباد، الہند

**Website: [www.ziaislamic.com](http://www.ziaislamic.com)**

**Email:zia.islamic@yahoo.co.in**

## ..... فہرست .....

### ☆..... سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فضائل و مناقب .....☆

- ☆ ولادت مبارک 5
- ☆ نام مبارک و کنیت شریفہ 5
- ☆ قبولیت اسلام 5
- ☆ آپ کے مشرف باسلام ہونے پر اہل آسمان نے خوشیاں منائیں 7
- ☆ مشرف باسلام ہونے کا واقعہ 7
- ☆ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں حاضری 8
- ☆ فاروقی اعظم کی شان عدالت 10
- ☆ فضائل و کمالات 12
- ☆ شہادت عظمیٰ کی بشارت 15
- ☆ 63 سال کی عمر مبارک میں وصال، قرب مصطفویٰ کی دلیل 16
- ☆ یوم عاشوراء کی فضیلت 16
- ☆ عاشوراء کے دن اہل و عیال پر خرچ کرنے کی برکت 17

### ☆(2)..... فضائل اہل بیت کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم .....☆

- ☆ ذکر اہل بیت نماز میں 20
- ☆ اہل بیت اطہار زمین کا امان ہیں 23
- ☆ اہل بیت کرام کے تذکرہ سے شفا ملتی ہے حتیٰ کہ مجنون کو بھی افاقہ ہوتا 23
- ☆ قرآن و اہل بیت سے وابستگی ہدایت کی ضمانت 24

- ☆ اہل بیت کرام کشتی نجات 26
- ☆ اہل بیت اطہار کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا بدلہ 26
- ☆ اہل بیت کرام کی بے حرمتی موجب لعنت و ہلاکت 27

### ☆(3)..... محبت اہل بیت کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم .....☆

- ☆ اہل بیت کرام سے محبت ایمان کا تقاضہ 28
- ☆ اہل بیت کرام کشتی نجات 30
- ☆ محبت اہل بیت و صحابہ شعار اہل سنت 31
- ☆ حجۃ الوداع سے واپسی کے وقت محبت اہل بیت پر خطبہ 32
- ☆ صحابہ کی اذیت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اذیت کا باعث 34
- ☆ اولاد کو اہل بیت کرام کی محبت سکھانے کا حکم 34
- ☆ اہل بیت کرام سے محبت کرنے والے جنت میں داخلہ کے وقت ان کے پیچھے چل رہے ہوں گے۔ 36
- ☆ اہل بیت سے محبت کرنے والوں کے لئے شفاعت کی بشارت 36

### ☆(4)..... فضائل سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ .....☆

- ☆ فضائل سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ 40
- ☆ ولادت باسعادت کی بشارت 41
- ☆ ولادت مبارک 43
- ☆ القاب مبارکہ 43
- ☆ حسن و حسین جنتی نام 44
- ☆ حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما جنت کی زینت 45
- ☆ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی محبت، محبوبیت خداوندی کی ضمانت 46

- 47 امام عالی مقام سے محبت پر سرفرازی
- 47 امام حسین کی خاطر حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سجدہ کو دراز فرمادیا
- 50 حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حسین کریمین رضی اللہ عنہما کی خاطر خطبہ کو موقوف فرمادیا
- 51 حسین کریمین رضی اللہ عنہما کا وجود باوجود سراسر دین و شریعت
- 52 امام عالی مقام رضی اللہ عنہ کی حقانیت و صداقت
- 54 خصوصی سرفرازی
- 55 شہادت عظمیٰ
- 55 اولاد امجاد

### ☆..... سال نو کا پیغام .....☆

- 57 عمر رفتہ کا ہر لمحہ قابل قدر
- 59 روزِ محشر عمر، علم، مال اور جسم سے متعلق سوالات
- 60 اوقات اور ان کی نہ رکنے والی رفتار، لمحہ فکر
- 62 سال نو کے آغاز پر زندگی کے ہر گوشہ کا محاسبہ
- 63 نعمت عمر پر شکر گزاری، طاعت پر استقامت کا عہد کریں
- 64 اسلامی سال کا آغاز و اختتام ایثار و قربانی کا آئینہ دار
- 64 مسلمان اپنے اقدار کی حفاظت کریں

### خطبہ ثانیہ

☆.....☆.....☆.....☆.....☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على حبيبہ سید  
الانبياء والمرسلين وعلى اله الطيبين الطاهرين واصحابه الاكرمين  
الافضلين ومن احبهم وتبعهم باحسان الى يوم الدين اجمعين اما بعد!

فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم، بسم الله الرحمن الرحيم  
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ  
قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا  
تَعْمَلُونَ -

### سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فضائل و مناقب

اہل سنت و جماعت کا متفقہ عقیدہ ہے کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد  
سب سے اونچا مرتبہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ہے، یہ وہ مبارک ہستیاں  
ہیں جنہوں نے ایمان کی حالت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے رخ انور کے  
دیدار کی سعادت حاصل کی اور اسی حالت میں وصال فرمایا، اور آپ کی صحبت با فیض سے  
مشرف ہوئے - حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سب سے اونچا مرتبہ حضرات خلفاء  
راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ہے، اور جس طرح ان کی ترتیب ہے ان کے درجات  
و کمالات بھی اسی کے مطابق ہیں -

یوں تو اللہ تعالیٰ نے عمومی طور پر تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے جنت کا  
وعدہ فرمایا ہے، جیسا کہ ارشاد ہے: وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ - ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ

نے تمام (صحابہ کرام) سے جنت کا وعدہ فرمالیا ہے۔ (سورۃ الحدید 10)

خلیفہ دوم، ناطق حق و صواب ابو حفص سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنت کی اس عمومی بشارت کے باوصف خصوصی بشارت سے بھی سرفراز فرمائے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ پیام اسلام کو عام کیا، آپ کی زبان مبارک پر حق کو جاری فرمایا اور آپ کو حق و باطل کے درمیان وجہ امتیاز بنا دیا۔

### ولادت مبارک

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت سے متعلق امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے رقم فرمایا کہ آپ کی ولادت شریف عام الفیل کے تیرہ سال بعد ہوئی  
وَقَالَ النَّوَوِيُّ وَلِدَ عُمَرُ بَعْدَ الْفِيلِ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً - (تاریخ الخلفاء: ج 1، ص 43)

### نام مبارک و کنیت شریفہ

آپ کا نام مبارک "عمر" اور کنیت شریفہ "ابو حفص" اور لقب مبارک "فاروق" ہے۔  
آپ کا نسب مبارک اس طرح ہے: سیدنا عمر بن خطاب بن نفیل بن عبد العزی بن رباح بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لؤی۔

### قبولیت اسلام

سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام لانے کے بعد 6 نبوی میں سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام قبول کیا، اس وقت آپ کی عمر مبارک ستائیس (27) سال تھی۔

عمر بن الخطاب بن نفیل بن عبد العزی بن رباح بن قرط بن رزاح بن عدی ابن کعب بن لؤی امیر المؤمنین ابو حفص القرشی العدوی الفاروق اسلم فی السنة السادسة من النبوة وله سبع وعشرون سنة قاله الذهبی - (تاریخ الخلفاء: ج 1، ص 43: الاکمال فی اسماء الرجال) جامع ترمذی شریف میں حدیث مبارک ہے:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اللَّهُمَّ اعِزَّ الْإِسْلَامَ بِأَحَبِّ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ إِلَيْكَ بِأَبِي جَهْلٍ أَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ . ترجمہ: سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ! تو ابو جہل یا عمر بن خطاب، دونوں میں جو تیرے محبوب ہیں ان کے ذریعے اسلام کو غلبہ عطا فرما۔

(جامع ترمذی شریف، باب فی مناقب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، حدیث نمبر 4045)  
البتہ سنن ابن ماجہ شریف کی روایت میں آپ ہی کے حق میں خصوصیت کے ساتھ یہ دعا مذکور ہے:

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ تو بطور خاص عمر بن خطاب کو الْخَطَّابِ خَاصَّةً . اسلام کی توفیق عطا کر کے اسلام کو غلبہ عطا فرما۔

(سنن ابن ماجہ شریف، باب فضل عمر رضی اللہ عنہ۔ حدیث نمبر 110)

## آپ کے مشرف باسلام ہونے پر اہل آسمان نے خوشیاں منائیں

سنن ابن ماجہ شریف میں حدیث مبارک ہے:

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَرْجَمَهُ: سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت  
لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ نَزَلَ ہے، آپ نے فرمایا: جس وقت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
جَبْرِیلُ فَقَالَ يَا مشرف باسلام ہوئے، حضرت جبریل امین علیہ السلام حاضر  
مُحَمَّدٌ لَقَدْ اسْتَبَشَرَ خدمت ہوئے، اور عرض کیا: اے پیکر حمد و ثنا صلی اللہ علیہ والہ  
أَهْلُ السَّمَاءِ وسلم! یقیناً حضرت عمر کے اسلام قبول کرنے پر اہل آسمان نے  
بِاسْلَامِ عُمَرَ خوشیاں منائیں۔

(سنن ابن ماجہ شریف، باب فضل عمر رضی اللہ عنہ۔ حدیث نمبر (108) )

## مشرف باسلام ہونے کا واقعہ

آپ کے مشرف باسلام ہونے کا واقعہ اس طرح ہے کہ آپ ایک دن ننگی تلوار  
لئے غصہ میں جا رہے تھے راستہ میں حضرت نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات  
ہوئی، آپ کے اسلام کی حضرت عمر کو خبر نہیں تھی، پوچھا: اے عمر! ننگی تلوار لئے کہاں  
جا رہے ہو؟ آپ نے کہا: آج بانی اسلام کا فیصلہ کر دینا چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا:  
پہلے اپنے گھر کی خبر لو! تمہاری بہن فاطمہ بنت الخطاب رضی اللہ عنہا اور بہنوئی سعید بن  
زید رضی اللہ عنہ مسلمان ہو گئے ہیں۔

آپ رخ بدل کر بہن کے گھر پہنچے اور دروازہ کھٹکھٹایا، دونوں آیات قرآنی کی  
تلاوت کر رہے تھے فوراً تلاوت موقوف کر کے بہن نے دروازہ کھولا، حضرت عمر نے غصہ

میں کہا: کیا تم نے بھی اسلام قبول کر لیا؟ پھر بہنوئی کی طرف جا کر انہیں زمین پر پٹخ دیا  
اور سینہ پر سوار ہو کر مارنے لگے، جب بہن روکنے کے لئے قریب آئیں تو انہیں ایسا  
طمانچہ مارا کہ چہرہ زخمی ہو کر خون سے لت پت ہو گیا، بہن نے باواز بلند کہا: عمر!  
چاہے کچھ بھی کر لو اسلام دل سے نہیں نکل سکتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر بہن کے چہرہ کو  
دیکھ کر اور ایمانی جذبات سے لبریز یہ گفتگو سن کر رقت طاری ہوئی اور کچھ دیر خاموش  
رہے، پھر کہا: جو کچھ تم پڑھ رہے تھے وہ دکھاؤ تو بہن نے انہیں مصحف شریف عنایت  
فرمایا، پھر جب آیات قرآنی کے مبارک اوراق لئے تو نظر سورہ طہ کی ابتدائی آیات کریمہ پر  
پڑی، آیات کریمہ پڑھ کر جسم کے رونگٹے کھڑے ہو گئے، بے اختیار پکار اٹھے: یہی معبود برحق  
ہے اسکے سوا حقیقت میں کوئی بندگی کے لائق نہیں۔

اس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دار ارقم میں تشریف فرما تھے، حضرت عمر رضی  
اللہ عنہ بہن کے گھر سے ننگی تلوار لئے جب وہاں پہنچے تو دروازہ بند تھا، مسلمانوں کو اس امر کی  
اطلاع مل چکی تھی، دروازہ کھولنے میں تاخیر کر رہے تھے، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا  
: دروازہ کھول دو! اگر نیک نیتی سے آئے ہیں تو استقبال کیا جائے گا ورنہ اسی تلوار سے ان کا  
سراڑا دیا جائے گا۔

## سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں حاضری

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے، حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا: اے عمر! کیا ابھی وقت نہیں آیا ہے، کیا ابھی باز نہیں آؤ گے؟ اسلام میں داخل ہو جاؤ! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آواز بلند توحید و رسالت کی گواہی دی اور مشرف باسلام ہو گئے، تمام مسلمانوں نے خوشی کے مارے نعرۂ تکبیر بلند کیا، اس موقع پر حضرت جبریل علیہ السلام خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! عمر رضی اللہ عنہ کے مشرف باسلام ہونے پر تمام آسمان والوں نے ایک دوسرے کو مبارک باد پیش کی اور خوشیاں منائی۔

پھر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گزارش پر علی الاعلان حرم کعبہ میں مسلمانوں نے نماز ادا کی۔ (المواہب اللدنیہ مع حاشیہ الزرقانی۔ ج 2- ص 4، زرقانی۔ ج 2- ص 5، سبل الہدی والرشاد، ج 2- ص 372)

قبولیت اسلام کے بعد بھی آپ کا تیور جلال ہمیشہ باقی رہا، سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے کمال وارفتگی اور دین اسلام سے اٹوٹ وابستگی آپ کے دل میں ایسی گھر کر گئی تھی کہ ہر وقت آپ دین متین اور رسول امین کی شان اقدس کے دفاع کے لئے کمر بستہ رہتے، غزوہ بدر کے موقع پر آپ نے جانثاری کا ایسا نمونہ پیش کیا، جو تادم شمس و قمر تازہ رہے گا، چنانچہ آپ کا ماموں عاص بن ہشام میدان بدر میں مقابلہ کے لئے آیا، حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے خود آگے بڑھ کر اس سے مقابلہ کیا اور ایسی ضرب لگائی کہ وہ اسی دم جہنم رسید ہو گیا۔ (السیرۃ النبویۃ لابن کثیر، ج 2، ص 446)

## فاروق اعظم کی شان عدالت

خلیفہ دوم سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات والا صفات میں اللہ تعالیٰ نے بے شمار کمالات ودیعت فرمائے، آپ کی حیات طیبہ حقانیت و صداقت کی آئینہ دار اور عدل و انصاف کا معیار ہے، آپ کی صدق بیانی، حق پسندی اور عدل و انصاف کے اغیار بھی معترف ہیں، اور عدل و انصاف کے قیام کے لئے آپ کے دور خلافت کو ایک بہترین نمونہ سمجھتے ہیں، آپ کا دور خلافت سورۃ مائدہ کی اس آیت کریمہ کا سراسر مصداق ہے، ارشاد الہی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاَنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ کے لئے مضبوطی سے قائم رہنے والے اور انصاف کے ساتھ گواہی دینے والے بن جاؤ، اور ہرگز کسی قوم کی عداوت تمہیں اس بات پر نہ اکسائے کہ تم عدل نہ کرو، عدل کیا کرو، یہی زیادہ تقویٰ کے نزدیک ہے، اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے خوب خبردار ہے۔

(سورۃ المائدہ 8)

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حق و انصاف کے قیام، حدود شریعت اور قوانین اسلام کے نفاذ کے لئے اپنوں اور غیروں میں کوئی امتیاز روا نہیں رکھا، غیر مسلموں کو بھی جان و مال کا تحفظ فراہم کیا۔

مصنف ابن ابی شیبہ، شرح بخاری لابن بطلال میں ہے :

عن عبد الله بن عمر قال جب آپ کوئی فیصلہ فرماتے تو اپنے اہل خانہ کو  
حدثنی من سمع سالما قال جمع کر کے فرماتے : میں نے فلاں شئی سے  
کان عمر إذا نهى الناس لوگوں کو منع کیا ہے، اور لوگ تم پر اس طرح نظر  
عن شئ جمع أهل بيته رکھینگے جس طرح پرندہ گوشت پر رکھتا ہے، اگر  
فقال إني نهيت الناس كذا اس ممنوع عمل کے تم مرتکب ہو گئے تو وہ بھی  
وكذا وان الناس لينظرون مرتکب ہو جائینگے، اگر تم اس سے دور رہو گے تو  
إليكم نظر الطير إلى اللحم وہ بھی دور رہینگے، قسم بخدا! اگر تم میں سے کوئی وہ  
وأيام الله لا أجد أحدا منكم کام کر بیٹھے جس سے میں نے لوگوں کو منع کیا  
فعله إلا أضعفت له العقوبة ہے تو میں اسے دوہری سزا دوں گا۔  
ضعفين

( مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الأمراء، ما ذکر من حدیث الأمراء والدخول علیہم،

حدیث نمبر- 30643 : شرح بخاری لابن بطلال - الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ )

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا گزر ایک مکان کے پاس سے ہوا جہاں ایک مانگنے والا  
مانگ رہا تھا، بہت بوڑھا، نابینا شخص ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا بازو پکڑا اور فرمایا،  
جیسا کہ کتاب الخراج ص 150 میں مذکور ہے :

فما الجاک الی ما یری قال ترجمہ: تمہیں کس چیز نے اس حالت پر مجبور کیا ہے جو میں  
اسال الجزیۃ والحاجۃ دیکھ رہا ہوں؟ کہنے لگا جزیہ میرے ذمہ ہے، ضرورت مند  
والسن فاخذ عمر بیده ہوں اور بوڑھا ہو چکا ہوں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے  
وذهب به الی منزله فرضخ اس کا ہاتھ پکڑا، اپنے گھر لے گئے اور گھر سے کچھ  
له بشیء من المنزل ثم سرفراز فرمایا پھر بیت المال کے خازن کے پاس پیغام بھیجا  
ارسل الی خازن بیت کہ اس کا اور اس جیسے بوڑھے غیر مسلموں کا خیال رکھو، اگر  
المال فقال انظر هذا ہم نے اس کی جوانی میں اس سے جزیہ وصول کیا پھر  
وضرباءه فوالله ما انصفنا بڑھاپے میں اسے بے مدد چھوڑ دیں تو اللہ کی قسم! ہم نے  
ان اکلنا شیبته ثم نخذله انصاف نہیں کیا۔ پھر آپ نے اس شخص کے اور اس جیسے  
عند الهم۔ بوڑھے غیر مسلم افراد کے ذمہ سے جزیہ ساقط کر دیا۔

### فضائل و کمالات

جامع ترمذی شریف، اور ابن ماجہ شریف، میں حدیث مبارک ہے :

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ترجمہ: سیدنا حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،  
أَقْتَدُوا بِاللَّذِينَ مِنْ بَعْدِي آپ نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ  
أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ . وسلم نے ارشاد فرمایا : میرے بعد جو دو (خلفاء) ہیں،  
ان کی اقتداء کرو یعنی ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما۔

( ترمذی شریف، ابواب المناقب، باب فی مناقب ابی بکر و عمر رضی اللہ  
عنہما، حدیث نمبر 4023 : سنن ابن ماجہ شریف، مقدمہ، باب فضل ابی بکر الصدیق  
رضی اللہ عنہ، حدیث نمبر 102 )

اس حکم کی وجہ یہ تھی کہ رب قدیر نے ان کی زبان و دل سے حقیقت کے چشموں کو جاری کر دیا تھا، اور راہ حق سے ان کے انحراف کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا، کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے آپ کی فضیلت میں یہ ارشاد فرمایا:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ.

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ نے عمر رضی اللہ عنہ کی زبان اور قلب پر حق کو جاری فرمادیا ہے۔

(جامع ترمذی، حدیث نمبر 4046:)

یہی وجہ تھی کہ ابلیس لعین بھی آپ کی شخصیت کا سامنا نہیں کر سکتا تھا، اور جہاں کہیں آپ تشریف فرما ہوتے وہاں سے راہ فرار اختیار کر جاتا تھا۔

چنانچہ صحیح بخاری شریف میں حدیث مبارک ہے :

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ  
أَبِيهِ قَالَ ..... قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله  
عليه وسلم - إِيَّاهُ يَا ابْنَ  
الْخَطَّابِ ، وَالَّذِي  
نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقَيْكَ  
الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا إِلَّا  
سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ

(صحیح بخاری، کتاب الادب، باب التبسم والضحک، حدیث نمبر 6085)

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے خصوصی نسبت اور آپ کے عدل و صداقت کی برکت کی وجہ آپ کے دور خلافت میں مسلمان جہاں کہیں پہنچتے فتح و نصرت سے ہمکنار ہوتے۔

اور وی اُن عمر بعث جنداً  
إلى مدائن كسرى وأمر  
عليهم سعد بن أبي وقاص  
وجعل قائد الجيش خالد  
بن الوليد، فلما بلغوا شط  
الدجلة ولم يجدوا سفينة  
تقدم سعد وخالد فقالا: يا  
بحر إنك تجري بأمر الله  
فبحرمة محمد صلى الله عليه  
وسلم وبعدل عمر خليفة  
رسول الله إلا خليتنا والعبور،  
فعبر الجيش بخيله وجماله  
إلى المدائن ولم تبطل  
حوافرهما - (الرياض النضرة في  
مناقب العشرة)



## شہادت عظمیٰ کی بشارت

صحیح بخاری شریف میں حدیث مبارک ہے:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَحَدٍ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ، فَضْرَبَهُ بِرِجْلِهِ، قَالَ:

أُبْتُ أَحَدٌ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدَانِ . اور دو شہید ہیں۔

(صحیح بخاری شریف، حدیث نمبر 3686)

اکثر آپ مدینہ طیبہ میں وفات پانے اور جام شہادت نوش کرنے کی دعا کیا کرتے جیسا کہ صحیح بخاری شریف میں حدیث پاک ہے:

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي شَهَادَةً فِي سَبِيلِكَ، وَاجْعَلْ مَوْتِي فِي حَبِيبِ كَعْرِكَ مَقْدَسٍ فِي مَجْهِي بَلَدِ رَسُولِكَ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . وفات عطا فرما۔

(صحیح بخاری، کتاب فضائل المدینہ، باب کرامۃ النبی - صلی اللہ علیہ وسلم۔)

آن تعری المدینہ، حدیث نمبر 1890)

## 63 سال کی عمر مبارک میں وصال، قرب مصطفویٰ کی دلیل

صحیح مسلم شریف میں روایت ہے:

فَقَالَ مُعَاوِيَةُ قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً وَمَاتَ أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَفُتِلَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ . ترجمہ: سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ احد پہاڑ پر تشریف فرما ہوئے تو وہ اپنے مقدر پر ناز کرتے ہوئے فرط مسرت سے جھومنے لگا، حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے قدم مبارک مار کر اس سے فرمایا اے احد! تھم جا تجھ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ایک صدیق نبی اور دو شہید ہیں۔

(صحیح مسلم شریف، باب کم أقام النبی - صلی اللہ علیہ وسلم - بمکہ والمدینہ، حدیث نمبر 6244:)

## یوم عاشوراء کی فضیلت

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مبارک تذکرہ کے ساتھ ساتھ ماہ محرم الحرام کی مناسبت سے یوم عاشوراء کی فضیلت بیان کی جاتی ہے: محرم الحرام کی دسویں تاریخ کو یوم عاشوراء کہتے ہیں، اس دن روزہ رکھنا سنت ہے، یہود بھی عاشوراء کو روزہ رکھتے تھے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود کی مشابہت سے بچانے کیلئے حکم فرمایا کہ دسویں کے ساتھ نویں یا گیارہویں کا روزہ رکھ لیا جائے، جیسا کہ زبدۃ المحدثین حضرت محدث دکن رحمۃ اللہ علیہ نے زجاجة المصانح ج 1 ص 572 میں امام طحاوی کے حوالہ سے حدیث شریف ذکر کی ہے

عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم في صوم يوم عاشوراء صوموه وصوموا قبله يوما أو بعده يوما ولا تشبهوا باليهود. رواه الطحاوي.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عاشوراء کے روزے سے متعلق روایت کرتے ہیں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ عاشوراء کا روزہ رکھو اور اس سے ایک دن پہلے یا اسکے ایک دن بعد روزہ رکھو اور یہود کی مشابہت مت اختیار کرو!

اگر کوئی شخص صرف دسویں کا روزہ رکھے تو روزہ ادا ہو جائے گا تاہم یہ عمل یہود سے مشابہت کی بنا پر مکروہ ہے، حاشیہ زجاجہ ج 1 ص 572 میں ہے:

يستحب صوم يوم عاشوراء ويستحب ان يصوم قبله يوما أو بعده يوما فان افردہ فهو مکروہ للتشبه باليهود - رد المحتار ج 1 ص 91 میں ہے: ای مفرداً عن التاسع او عن الحادى عشر امداد لانه تشبه باليهود. محيط.

### عاشوراء کے دن اہل و عیال پر خرچ کرنے کی برکت

عاشوراء کے دن اہل و عیال کے نفقہ میں وسعت کرنے اور ان پر کثادگی و فراخ دلی سے خرچ کر نیکی احادیث شریفہ میں فضیلت آئی ہے، امام بیہقی کی شعب الایمان، کتاب الصوم، میں حدیث پاک ہے:

”عن عبد الله قال قال النبي صلى الله عليه وسلم من وسع على عياله يوم عاشوراء وسع الله عليه في سائر سنته.

ترجمہ: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے عاشوراء کے دن اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنے میں کثادگی کی اللہ تعالیٰ اسکے لئے سال بھر کثادگی عطا فرمائے گا۔

(حدیث نمبر: 3626)

مشکوٰۃ المصابیح، ج 1 ص 170 میں مذکورہ حدیث شریف کے بعد مرقوم ہے:

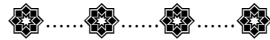
قال سفیان انا قد جربناه ترجمہ: حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ فرماتے فوجدناه کذا لک۔ ہیں: ہم نے اسکا تجربہ کیا تو ایسا ہی پایا۔

علامہ ابن عابدین شامی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ نے رد المحتار ج 2، کتاب الصوم، مطلب فی حدیث التوسعة علی العیال والاكتحال يوم عاشوراء ص 123، میں جابر رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی ہے:

قال جابر جربته ترجمہ: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اربعین عامہ فلم چالیس (40) سال اسکا تجربہ کیا اس کے خلاف نہیں ہوا، يتخلف“ ہمیشہ کثادگی و برکت کو پایا۔

دیگر ایام کے بالمقابل عاشوراء کے دن دسترخوان کو وسیع کرنا رزق میں کثادگی و برکت کا سبب ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ماہ محرم الحرام کی برکتوں سے مالا مال فرمائے اور عدالت فاروقی کی برکت سے ہمیں بھی عدل و انصاف کا پیکر بنائے۔ آمین و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔



الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد الانبياء والمرسلين وعلى اله الطيبين الطاهرين واصحابه الاكرمين الفضيلين ومن احبهم وتبعهم باحسان الى يوم الدين اجمعين اما بعد

فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم، بسم الله الرحمن الرحيم إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا-

## فضائل اہل بیت کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نسبت گرامی کے سبب حضرات اہل بیت کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بلند مراتب عطا فرمائے، اور ان کی عظمت شان کا اپنے کلام پاک میں اظہار فرمایا، ارشاد خداوندی ہے:

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا- ترجمہ: اے نبی کے گھر والو! یقیناً اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر ناپاکی دور رکھے اور تمہیں پاک کر کے وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا- خوب ستھرا کر دے۔ (سورۃ الاحزاب- 33)

اس آیت قرآنی سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بیت کرام کو ہر قسم کی فکری، اعتقادی، عملی، اخلاقی، ظاہری و باطنی نجاستوں سے پاک و صاف، طیب و طاہر رکھا، اس کے شان نزول سے متعلق ام المؤمنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں:

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: ترجمہ: ام المؤمنین سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں: جس وقت سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم میرے حجرہ میں رونق افروز تھے اس وقت یہ آیت عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ قَالَتْ: فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ فَأِطْمَأَنَّ وَعَلَيَّ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ فَقَالَ: هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي قَالَتْ قُلْتُ: يَارَسُولَ اللَّهِ أَمَا أَنَا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ؟ قَالَ: بَلَى إِنْ شَاءَ اللَّهُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

کریمہ نازل ہوئی: اے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والو! بیشک اللہ تعالیٰ یہی چاہتا ہے کہ ہر گندگی کو تم سے دور رکھے اور تمہیں مکمل پاکیزگی عطا فرمائے۔ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا، حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو یاد فرمایا، پھر حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ میرے اہل بیت ہیں۔ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں اہل بیت سے نہیں ہوں؟ سرکار نے فرمایا: کیوں نہیں! تم بھی انشاء اللہ اہل بیت سے رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

ہو۔ (زجاجۃ المصاحح ج 5 ص 316)

## ذکر اہل بیت نماز میں

اہل بیت کرام سے محبت رکھنا چونکہ ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے اس لئے ان کے ذکر کو نماز جیسی عظیم عبادت کا حصہ قرار دیا گیا، روزہ، زکوٰۃ، حج اور صدقات و خیرات ایسے اعمال ہیں کہ ہر مسلمان ہر دن ان اعمال کو انجام نہیں دیتا، روزہ بیمار افراد نہیں رکھتے،



## اہل بیت اطہار امت کیلئے امان ہیں

سنن دیلمی میں حدیث مبارک ہے:

عَنْ أَيَّاسَ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: النُّجُومُ  
جُعِلَتْ أَمَانًا لِأَهْلِ السَّمَاءِ  
وَأَنَّ أَهْلَ بَيْتِي أَمَانٌ لِّأُمَّتِي  
ترجمہ: سیدنا ایاس بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے  
والد سے روایت کرتے ہیں، وہ حضرت نبی اکرم  
صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ  
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ستارے  
آسمان والوں کے لئے امان کا ذریعہ ہیں، اور  
میرے اہل بیت میری امت کے لئے امان ہیں۔

(المعجم الکبیر للطبرانی، حدیث نمبر: 6137)

## اہل بیت کرام کے تذکرہ سے شفا ملتی ہے حتیٰ کہ مجنون بھی افاقہ پا جاتا ہے

سنن ابن ماجہ، معجم طبرانی اور بیہقی میں روایت ہے:

عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ أَبِي  
الصَّلْتِ الْهَرَوِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ  
مُوسَى الرَّضَا، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَعْفَرِ  
بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ  
الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ  
أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ:  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
وَسَلَّمَ الْإِيمَانُ مَعْرِفَةٌ بِالْقَلْبِ وَ  
قَوْلٌ بِاللِّسَانِ وَ عَمَلٌ بِالْأَرْكَانِ.  
قَالَ أَبُو الصَّلْتِ لَوْ قُرِئَ هَذَا  
الْإِسْنَادُ عَلَى مَجْنُونٍ لَبَرَأَ.  
ترجمہ: سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا  
: دل سے یقین رکھنے، زبان سے اقرار  
کرنے اور فرائض کی ادائیگی کا نام ایمان  
ہے۔ اس حدیث شریف کے راوی  
حضرت ابوصلت ہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
فرماتے ہیں: اگر اس حدیث شریف کی  
سند کسی مجنون شخص پر پڑھ کر دم کی جائے  
تو وہ مرض جنون سے نجات پا جائے۔  
(سنن ابن ماجہ، طبرانی، بیہقی)

اس حدیث شریف کی سند میں جتنے اسماء ہیں وہ سب اہل بیت کے ہیں اور وہ سند یہ ہے:

عَنْ عَلِيِّ بْنِ  
مُوسَى الرَّضَا، عَنْ أَبِيهِ،  
عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ  
أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ  
الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ  
عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ: قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَآلِهِ وَسَلَّمَ.  
ترجمہ: حضرت علی بن موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ سے  
روایت ہے وہ اپنے والد موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ  
سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت امام جعفر صادق  
بن محمد رضی اللہ عنہ وہ اپنے والد حضرت امام محمد  
باقر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت  
علی زین العابدین بن امام حسین رضی اللہ عنہ سے  
وہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے وہ حضرت علی  
بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ رضی اللہ عنہ سے انہوں  
نے فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ارشاد فرمایا (یہ ارشاد اوپر گزر چکا)

## قرآن و اہل بیت سے وابستگی ہدایت کی ضمانت

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بیت کرام سے تعلق و وابستگی کو باعث  
نجات اور گمراہی و ضلالت سے حفاظت کا ذریعہ قرار دیا، جو ان حضرات سے وابستہ ہو جاتا  
ہے وہ کبھی گمراہ نہیں ہوتا تو غور کرنا چاہئے! کیا وہ نفوس قدسیہ بے راہ روی و دنیا طلبی کا  
شکار ہو سکتے ہیں۔ العیاذ باللہ

چنانچہ حجۃ الوداع کے موقع پر جہاں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری  
دنیا کو پیغام امن و سلامتی دیا اور اتمام دین کا اعلان فرمایا وہیں قرآن کریم اور حضرات  
اہل بیت کرام سے وابستگی کا حکم فرمایا، جن سے تعلق غلامی ابدی سعادتوں کا ذریعہ ہے اور  
بے دینی و بد مذہبی اور بد اعتقادی و گمراہی سے بچنے کیلئے مضبوط وسیلہ ہے۔

سنن بیہقی و جامع ترمذی شریف کی روایت ہے:

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ الْقُصْوَاءِ يَخْطُبُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنِ اخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَصْلُوا كِتَابَ اللَّهِ وَعَتَرْتِي أَهْلَ بَيْتِي.

ترجمہ: حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں: میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقع پر میدان عرفات میں دیکھا کہ آپ اپنی مبارک اونٹنی ”قصواء“ پر جلوہ گر ہیں اور خطاب فرما رہے ہیں، میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! بیشک میں تم کو دو عظیم نعمتیں دے کر جا رہا ہوں جب تک تم انہیں تھامے رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے: وہ کتاب اللہ اور میری عترت ”اہل بیت“ ہیں۔

(ترمذی شریف ج 2 ص 219- حدیث نمبر 3718)

یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک کے مطابق اہل بیت کرام گمراہی سے بچانے والے ہوئے، جن سے وابستہ ہونے والا غلط راہ پر نہیں ہو سکتا تو کیا ان پاکباز و مقدس ہستیوں کے متعلق غلط باتیں منسوب کرنا یا ان پر دنیا داری اور بے راہ روی کا الزام لگانا ان کے کئے گئے اقدام کو سیاسی اقدام کہنا درست ہو سکتا ہے؟ جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام مبارک میں انکی پاکیزگی کے متعلق فرمایا:

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا.

ترجمہ: اے نبی کے گھر والو! یقیناً اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر ناپاکی دور رکھے اور تمہیں پاک کر کے خوب تہر کر دے

(سورۃ الاحزاب- (33)

اور بطور خاص جن کے لئے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی:

اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي فَأَذْهِبْ عَنْهُمْ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا.

ترجمہ: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں، تو ان سے رجس و گندگی کو دور رکھ اور انہیں مکمل پاکیزگی عطا فرما (ترمذی شریف، ج 2 ص 219 حدیث نمبر 3129)

اولاد کو اہل بیت کرام کی محبت سکھانے کا حکم

حدیث شریف میں ہے:

أَذْبُوا أَوْلَادَكُمْ عَلَى ثَلَاثِ خِصَالٍ حُبِّ نَبِيِّكُمْ وَحُبِّ أَهْلِ بَيْتِهِ وَتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ.

ترجمہ: تم اپنی اولاد کو تین باتوں کی تربیت کرو! (1) اپنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت، (2) آپ کے اہل بیت اطہار کی محبت (3) اور تلاوت قرآن مجید۔

(اتحاف الخیرۃ المہرۃ بزوائد المسانید العشرۃ، کتاب الفتن، حدیث نمبر 7753)

اہل بیت اطہار کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا بدلہ

امام طبرانی کی معجم میں روایت ہے:

عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَنَعَ إِلَيَّ أَحَدٍ مِنْ وَلَدِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَدًّا فَلَمْ يُكَافَأْهُ بِهَا فِي الدُّنْيَا فَعَلَى مُكَافَأَتِهِ عَدًّا إِذَا لَقِينِي.

ترجمہ: سیدنا ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اولاد عبد المطلب میں سے کسی کے ساتھ کوئی اچھا معاملہ کیا اور انہوں نے دنیا میں اس کا بدلہ نہ دیا ہو تو بروز قیامت جب وہ میری خدمت میں حاضر ہوگا تو اس کا بدلہ میرے ذمہ کرم پر ہے۔

(معجم الأوسط للطبرانی، حدیث نمبر 1502)

## اہل بیت کرام کی بے حرمتی موجب لعنت و ہلاکت

امام بیہقی کی شعب الایمان میں حدیث شریف وارد ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ستة لعنتهم لعنهم اللہ وکل نبی ..... (ان میں) اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال والمستحل لحرم اللہ والمستحل من عترتی ما حرم اللہ۔ ترجمہ: چھ افراد ایسے ہیں جس پر میری لعنت ہے اور اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اور ہر نبی کی دعا قبول ہوتی ہے..... (ان میں) اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال سمجھنے والا اور میری آل پاک سے متعلق ان چیزوں کو حلال سمجھنے والا جنہیں اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے یعنی ان کی بے حرمتی و بے توقیری کرنے والا۔

(شعب الایمان للبیہقی، الخامس والعشرون من شعب الایمان وهو باب المناسک، حدیث نمبر 3850)

اس سے ظاہر ہے کہ اہل بیت کرام کی بے حرمتی موجب لعنت و ہلاکت ہے یہ ایک حقیقت ہے کہ کلام الہی میں اللہ تعالیٰ نے ان کی فضیلت سے متعلق آیات مبارکہ نازل فرمائیں، حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی عظمت میں بے شمار ارشادات فرمائے اور آگاہ فرمادیا کہ ان سے وابستگی ایمان و عقیدہ میں کمال کی دلیل ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرات صحابہ کرام اور حضرات اہل بیت عظام کی کامل محبت عطا فرمائے اور ان کی اتباع و پیروی کے ذریعہ دنیا و آخرت میں ہمیں کامیاب و بامراد بنائے۔ آمین و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔



الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد الانبياء والمرسلين وعلى اله الطيبين الطاهرين واصحابه الاكرمين الفضلين ومن احبهم وتبعهم باحسان الى يوم الدين اجمعين اما بعد

فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم، بسم الله الرحمن الرحيم قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ.

## محبت اہل بیت کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں اہل بیت کرام سے محبت کا حکم فرمایا ہے: قل لا اسئلكم عليه اجرا الا المودة في القربى. ترجمہ: اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم آپ فرمادیتے! میں تم سے اس پر کچھ اجر نہیں چاہتا ہوں بجز قربت داروں کی محبت کے (سورہ شوریٰ: ۲۳)۔

## اہل بیت کرام سے محبت ایمان کا تقاضہ

جامع ترمذی شریف میں حدیث پاک ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحِبُّوا اللَّهَ لِمَا يَغْذُوكُمْ مِنْ نِعَمِهِ وَأَحِبُّوا نَبِيَّكُمْ لِحُبِّ اللَّهِ وَأَحِبُّوا أَهْلَ بَيْتِي لِحُبِّي. ترجمہ: سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ سے محبت کیا کرو! کیونکہ وہ تمہیں اپنی نعمتوں سے سرفراز فرماتا ہے اور اللہ کی محبت کی خاطر مجھ سے محبت کیا کرو اور میری محبت کی خاطر میرے اہل بیت سے محبت کیا کرو۔

(جامع ترمذی شریف ج 2 ص 219، باب مناقب اہل البیت، حدیث نمبر 3722۔)

مشکوٰۃ المصابیح ج 2 ص 573۔ زجاجۃ المصابیح ج 5 ص 315/316

اللہ تعالیٰ کے لطف و انعام، فضل و احسان کا تقاضہ یہ ہے کہ اس مُنعم حقیقی سے محبت کی جائے اور اللہ کی محبت حاصل کرنے کے لئے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی جائے اور حبیبِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے حصول کیلئے آپ کے اہل بیت اطہار سے محبت کی جائے۔ گویا کہ حضراتِ اہل بیت کرام کی محبت، حضورِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے حصول کیلئے زینہ ہے اور حضورِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت زینہ ہے اللہ کی محبت کے حصول کیلئے۔ جو کوئی انسان قربِ الہی کا متمنی ہو اور بارگاہِ یزدی میں باریابی چاہتا ہو تو اس کے لئے راستہ یہی ہے کہ وہ حضراتِ اہل بیت کرام علیہم الرضوان سے محبت کرے جس کے نتیجے میں اسے قربِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ملے گا اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس سے بارگاہِ رب العزت کا قرب نصیب ہوگا۔

سنن ابن ماجہ شریف و جامع ترمذی شریف کی روایت ہے، سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ  
لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ  
الْإِيمَانُ حَتَّى يُحِبَّكُمْ  
لِلَّهِ وَرَسُولِهِ. وَفِي  
رَوَايَةِ ابْنِ مَاجَةَ حَتَّى  
يُحِبَّهُمْ لِلَّهِ  
وَلِقَرَابَتِهِمْ مِنِّي.

ترجمہ: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! کسی شخص کے دل میں ایمان داخل ہی نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ تم (اہل بیت) سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی خاطر محبت نہ کرے۔ سنن ابن ماجہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں جب تک کہ وہ ان (اہل بیت) سے اللہ کی خاطر اور میری قرابت کی وجہ سے محبت نہ کرے۔

(جامع ترمذی شریف، باب مناقب العباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ، ج 2 ص 217، حدیث نمبر 3691۔ سنن ابن ماجہ ص 13، حدیث نمبر 137، فضل العباس رضی اللہ عنہ)

نیز معجم طبرانی اور بیہقی میں روایت ہے:

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ نَفْسِهِ وَأَهْلِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَعِزَّتِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ عِزَّتِهِ. وَذَاتِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ ذَاتِهِ.

ترجمہ: سیدنا عبدالرحمن بن ابولیلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کی جان سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں اور میرے اہل بیت اسے اس کے گھر والوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جائیں اور میری اولاد اسے اپنی اولاد سے زیادہ محبوب نہ ہو جائے اور میری ذات اسے اپنی ذات سے زیادہ محبوب نہ ہو جائے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی، حدیث نمبر 5952۔ شعب الایمان للبیہقی، الرابع عشر من شعب الایمان و هو باب فی حب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، فصل فی براءة نبینا صلی اللہ علیہ وسلم فی النبوة، حدیث نمبر 1505)

ایمان تمام عبادات و احکام کے لئے شرط کا درجہ رکھتا ہے جس کے بغیر تمام اعمالِ رائگاں ہیں اور مذکورہ احادیث شریفہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایمان کے لئے محبتِ اہل بیت شرط ہے اگر ان کی محبت دل میں نہ ہو تو ایمان ناقص ہے۔

**اہل بیت کرام کشتی نجات**

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضراتِ اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم کو



سفینہ نجات اور سلامتی کا ذریعہ قرار دیا جیسا کہ ارشاد مبارک ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي مَثَلُ سَفِينَةِ نُوحٍ، مَنْ رَكِبَ فِيهَا نَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ.

ترجمہ: سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے اہل بیت کی مثال نوح علیہ السلام کی کشتی کی مانند ہے، جو اس میں سوار ہو گیا نجات پا گیا، اور جو اس میں سوار ہونے سے رہ گیا وہ غرق ہو گیا۔

(المعجم الکبیر للطبرانی، حدیث نمبر 2572)

اسی طرح حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ہدایت کے درخشاں ستارے قرار دیا، ارشاد فرمایا:

أَصْحَابِي كَالنُّجُومِ، فَبِأَيِّهِمْ أَقْتَدَيْتُمْ اهْتَدَيْتُمْ.

ترجمہ: میرے صحابہ ہدایت کے درخشاں ستاروں کے مانند ہیں، تم ان میں سے جن کی بھی پیروی کرو گے ہدایت پا جاؤ گے۔

(مشکوٰۃ المصابیح ص 554، زجاجة المصابیح ج 5 ص 334)

محبت اہل بیت و صحابہ شعار اہل سنت

مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح میں حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ الباری امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ کے حوالہ سے حضرات صحابہ کرام و اہل بیت عظام کی محبت اور ان

سے وابستگی سے متعلق رقمطراز ہیں:

نحن معاشر اهل السنة بحمد الله ركبنا سفينة محبة اهل البيت واهتدينا بنجم هدى اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فنرجوا النجاة من احوال القيامة ودركات الجحيم والهداية الى ما يوجب درجات الجنان والنعيم المقيم.

ترجمہ: الحمد للہ ہم اہل سنت وجماعت اللہ کے فضل و کرم سے اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم کی محبت کی کشتی میں سوار ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ہدایت کے ستاروں سے رہبری پا رہے ہیں اور ہمیں امید ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ قیامت کی ہولناکیوں سے اور جہنم کے طبقات سے نجات عطا فرمائے گا، ہمیشہ رہنے والی اور نعمتوں والی جنت کے اونچے مقامات پر پہنچائے گا۔

(حاشیہ زجاجة المصابیح ج 5 ص 315، باب مناقب اہل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم، مرقاۃ المفاتیح ج 5 ص 610)

حجۃ الوداع سے واپسی کے وقت محبت اہل بیت پر خطبہ صحیح مسلم شریف میں حدیث پاک ہے:

عن زيد بن ارقم .... قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فِينَا خَطِيبًا بِمَاءٍ يُدْعَى خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَوَعظَ وَذَكَرْتُمْ قَالَ

ترجمہ: سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز مقام غدیر خم میں خطبہ ارشاد فرمانے کے لئے جلوہ گر ہوئے جو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ہے۔ چنانچہ آپ نے اللہ تعالیٰ کا شکر بجالایا، تعریف بیان کی اور وعظ فرمایا، نصیحتیں فرمائیں اور آخرت کی یاد دلائی پھر ارشاد فرمایا:

أَمَّا بَعْدُ أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ  
فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ  
أَنْ يَأْتِيَ رَسُولُ رَبِّي  
فَأُجِيبَ وَأَنَا تَارِكٌ  
فِيكُمْ ثَقَلَيْنِ أَوَّلُهُمَا  
كِتَابُ اللَّهِ فِيهِ الْهُدَى  
وَالنُّورُ فَخُذُوا بِكِتَابِ  
اللَّهِ وَاسْتَمْسِكُوا بِهِ .  
فَحَثَّ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ  
وَرَغَّبَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ  
وَأَهْلُ بَيْتِي أَذْكُرْكُمْ  
اللَّهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي  
أُذْكُرْكُمْ اللَّهُ فِي أَهْلِ  
بَيْتِي أَذْكُرْكُمْ اللَّهُ فِي  
أَهْلِ بَيْتِي .

اما بعد: اے لوگو! بیشک میں جامعہ بشری میں جلوہ گر ہوا  
ہوں، عنقریب میرے رب کا قاصد میری بارگاہ میں  
حاضر ہوگا اور میں اس کی دعوت کو قبول فرماؤں گا، اور  
میں تم میں دو عظیم ترین نعمتیں چھوڑے جا رہا ہوں:  
ان میں سے ایک کتاب اللہ ہے جس میں ہدایت اور  
نور ہے، پس تم اللہ کی کتاب کو تمام لو اور مضبوطی سے  
پکڑے رہو! اس کے بعد قرآن کریم کے بارے  
میں تلقین فرمائی اور اس کی طرف ترغیب دلائی پھر  
ارشاد فرمایا: (دوسری نعمت) اہل بیت کرام ہے۔  
میں تمہیں اللہ کی یاد دلاتا ہوں میرے اہل بیت کے  
بارے میں، میں تمہیں اللہ کی یاد دلاتا ہوں میرے  
اہل بیت کے بارے میں، میں تمہیں اللہ کی یاد دلاتا  
ہوں میرے اہل بیت کے بارے میں۔

(مسلم شریف ج 2 ص 279 حدیث نمبر 2408 - مشکوٰۃ المصابیح ص 68 -

زجاجة المصابیح ج 5 ص 319/318/317)

أُذْكُرْكُمْ اللَّهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي : میرے اہل بیت کرام کے بارے میں، میں  
تمہیں اللہ کی یاد دلاتا ہوں۔ یہ اس لئے فرمایا کہ اہل بیت کرام سے محبت سرکارِ دو عالم صلی

اللہ علیہ وسلم کیلئے ہے اور آپ سے محبت اللہ کے لئے ہے، لہذا اہل بیت کرام کی محبت اللہ  
تک پہنچانے والی ہے تو ان کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہو کہ کبھی تمہاری زبان سے  
ان کے خلاف کوئی نامناسب لفظ نہ نکلے۔

اس حدیث شریف کی شرح میں حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ الباری  
فرماتے ہیں:

كرر الجملة لافادة ترجمہ: سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اذکُرْكُمْ  
مبالغة ولا يبعد ان يكون التكرار کے ساتھ فرمایا، اس میں حکمت یہ ہے  
اراد باحدهما الہ کہ پہلی مرتبہ جو فرمایا اس سے مراد اہل پاک رضی اللہ  
وبالآخرى ازواجه عنہم ہیں اور دوسرے سے مراد امہات المؤمنین  
لماسبق من اهل البيت رضی اللہ عنہن ہیں۔ جیسا کہ گذر چکا کہ لفظ اہل  
يطلق عليهما . بیت ان دونوں پر بھی بولا جاتا ہے

(مرقاۃ المفاتیح ج 5 ص 594)

صحابہ کی اذیت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اذیت کا باعث

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق تاکید کی  
حکم فرمایا کہ ان کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہیں اس کے ساتھ ساتھ حضرات صحابہ  
کرام رضی اللہ عنہم کی محبت کے بارے میں بھی تاکید امر فرمایا جیسا کہ جامع ترمذی  
شریف ج 2 ص 225، ابواب المناقب میں ارشاد مقدس ہے:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُ اللَّهُ فِي أَصْحَابِي اللَّهُ اللَّهُ فِي أَصْحَابِي لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا بَعْدِي فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِإِبْغَضِي أَبْغَضَهُمْ وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللَّهَ وَمَنْ آذَى اللَّهَ فَيُوشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہو! اللہ سے ڈرتے رہو! میرے بعد انہیں ہدف ملامت نہ بناؤ، پس جس کسی نے ان سے محبت کی تو بالیقین اس نے میری محبت کی خاطر ان سے محبت کی ہے اور جس کسی نے ان سے بغض رکھا تو اس نے مجھ سے بغض کی بناء پر ان سے بغض رکھا ہے اور جس کسی نے ان کو اذیت پہنچائی یقیناً اس نے مجھ کو اذیت دی ہے اور جس نے مجھ کو اذیت دی یقیناً اس نے اللہ کو اذیت دی ہے اور جس نے اللہ کو اذیت دی قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی گرفت فرمائے۔

(جامع ترمذی شریف ج 2، ص 225، ابواب المناقب)

اہل بیت کرام سے محبت کرنے والے جنت میں داخلہ کے وقت ان کے

پیچھے چل رہے ہونگے

مستدرک علی الصحیحین میں حدیث مبارک ہے:

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاللهِ لَأُولَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَنَا وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَمُحِبُّونَا؟ قَالَ: مِنْ وَرَائِكُمْ. صحیح الإسناد ولم يخرجاه.

ترجمہ: سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا کہ (آپ کے ساتھ) سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والوں میں، میں اور فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہوں گے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم سے محبت کرنے والے کہاں ہوں گے؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے پیچھے ہوں گے۔

امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ (مستدرک علی الصحیحین، حدیث نمبر 4706)

اہل بیت کرام سے محبت کرنے والوں کے لئے شفاعت کی بشارت

حضور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بیت کرام سے جہاں محبت کرنے

کا حکم فرمایا وہیں مجین اہل بیت کرام کیلئے مژدہ جنت و نوید شفاعت عطا فرمایا :

شفاعتی لامتی من ترجمہ: میری شفاعت میری امت کے ان  
احب اہل بیٹی وہم خوش نصیبوں کیلئے ہے جو میری اہل بیت سے  
شیعتی۔ محبت رکھتے ہیں۔ اور وہ میرے متبعین ہیں

(کنز العمال، کتاب الفضائل، الباب الخامس فی فضل اہل البیت، الفصل  
الأول فی فضلہم مجمل، حدیث نمبر 34179)

کنز العمال میں حدیث پاک ہے:

اربعة انا لهم شفيع يوم القیامة: المکرم لذریبتي  
ترجمہ: چار خوش نصیب ایسے ہیں میں قیامت کے دن ان کی شفاعت کرونگا: (1) میرے  
والقاضي لهم حوائجهم اہل بیت کی تعظیم و تکریم کرنے والا (2) ان  
والساعي لهم فی امور کے لئے ان کی ضرورت کی چیزیں پیش کرنے  
هم عند ما اضطروا والا (3) ضرورت کے وقت ان کے امور کا  
اليه، والمحب لهم بقلبه بندوبست کرنے والا (4) اور دل و زبان سے  
ولسانه۔ ان کی محبت رکھنے والا۔

(کنز العمال، کتاب الفضائل، الباب الخامس فی فضل اہل البیت، الفصل

الأول فی فضلہم مجمل، حدیث نمبر 34180)

مجمع طبرانی میں حدیث پاک ہے:

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
ترجمہ: سیدنا حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ  
وآلہ وسلم قَالَ: الزُّمُّوا مَوَدَّتَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ، فَإِنَّهُ  
سلم نے ارشاد فرمایا: ہم اہل بیت کی محبت کو لازم کرلو! کیونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے دربار میں  
اس حال میں حاضر ہو کہ وہ ہماری محبت سے سرشار ہو تو وہ ہماری شفاعت سے جنت میں  
يَوْدُنَا دَخَلَ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِنَا، وَالَّذِي نَفْسِي  
داخل ہوگا۔ اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! کسی بندہ کو اس کا  
بِيَدِهِ: أَيْنُفَعُ عَبْدًا عَمَلُهُ إِلَّا بِمَعْرِفَةِ حَقِّنَا۔ عمل فائدہ نہیں پہنچائے گا مگر ہماری قدر و منزلت  
کو ماننے کے بعد)۔

(المجمع الأوسط للطبرانی، حدیث نمبر 2320)

اللہ تعالیٰ ہمیں اہل بیت کرام کے نقشہ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور انکی  
محبت ہمارے دلوں میں جاگزیں فرمائے اور ان کے بغض و عداوت سے ہمارے سینوں کو  
پاک و صاف رکھے۔ آمین و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔



الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد الانبياء والمرسلين وعلى اله الطيبين الطاهرين واصحابه الاكرمين الفضلين ومن احبهم وتبعهم باحسان الى يوم الدين اجمعين اما بعد  
فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم، بسم الله الرحمن الرحيم قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ.

## فضائل سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ذریعہ ہمیں دولت ایمان و نعمت اسلام سے مالا مال و سرفراز فرمایا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہمیں اسلام کے احکام بتلائے، قرآنی آیات سنائیں، دین کی تمام تر تفصیلات بتلا دیں لیکن آپ نے احکام کی تبلیغ پر کوئی بدلہ و عوض نہ چاہا البتہ اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے محبت کا حکم فرمایا۔ جیسا کہ ارشاد الہی ہے :

قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا ترجمہ: اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم آپ فرمادیجئے! میں تم سے إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ۔ اس پر کچھ اجر نہیں چاہتا ہوں بجز قربت داروں کی محبت کے۔

(سورہ شوری: 23)

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: "قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ" قَالُوا: حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت بابرکت میں عرض کیا

يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَنْ قَرَأْتِكَ کہ وہ قربت دار کون ہیں جن سے محبت کرنا ہم پر ضروری ہو لاء الَّذِينَ وَجَبَتْ عَلَيْنَا مَوَدَّتُهُمْ ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علی فاطمہ؟ قَالَ: عَلَيَّ وَفَاطِمَةَ وَأَبْنَاهُمَا۔ اور ان کے دونوں شہزادے ہیں (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)۔  
(مجمع کبیر طبرانی، حدیث نمبر 2575)

اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے محبت کرنے کا مطالبہ بظاہر تبلیغ اسلام کا بدلہ معلوم ہوتا ہے لیکن بات ایسی نہیں ہے بلکہ ایمان کے حصول کے بعد اس کی حفاظت کا انتظام انتہائی ضروری ہوتا ہے شیطان ہر وقت ایمان کو تاراج کرنے کے مواقع ڈھونڈتا ہے حفاظت ایمان کی خاطر اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی محبت و مودت کا حکم دیا گیا، ان پاکباز ہستیوں سے تعلق و وابستگی باعث نجات اور ایمان کی حفاظت کا ذریعہ ہے۔

اسی مناسبت سے آج جنتی جوانوں کے سردار، جگر گوشہ بتول، نواسہ رسول، سید الشہداء، امام عالی مقام سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل و کمالات آپ حضرات کے سامنے بیان کئے جا رہے ہیں۔

## فضائل سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امام عالی مقام سید الشہداء حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے فضائل و کمالات متعدد احادیث شریفہ سے ظاہر ہیں، آپ حضور اکرم سید الانبیاء سرور دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب نواسہ و نخت جگر اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی چیمیتی صاحبزادی، سیدہ نساء اہل الجنة سیدہ بتول زہراء رضی اللہ عنہما کے پارہ دل ہیں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی دائمی نسبت اور کمال قربت کو ظاہر کرتے ہوئے بیان فرمایا :

حُسَيْنٌ مِنِّي وَأَنَا مِنْ حُسَيْنٍ۔ ترجمہ: حسین مجھ سے ہیں اور میں حسین سے ہوں۔

(جامع ترمذی، ابواب المناقب، باب مناقب الحسن والحسين عليهما السلام، ج 2 ص 218 حدیث نمبر 4144)

## ولادت باسعادت کی بشارت

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چچی جان صاحبہ نے ایک فکر انگیز خواب دیکھا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیں تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی فرحت آفریں تعبیر بیان فرمائی اور امام عالی مقام کی ولادت کی بشارت دی جیسا کہ امام بیہقی کی دلائل النبوة میں مذکور ہے:

عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ ، ترجمہ: حضرت ام الفضل بنت حارث رضی اللہ عنہا  
أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ بیان فرماتی ہیں کہ وہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ : بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیں یا رسول اللہ صلی  
يَا رَسُولَ اللَّهِ ، إِنِّي رَأَيْتُ حُلُمًا اللہ علیہ وسلم ! میں نے آج رات ایک خوف ناک  
مُنْكَرًا اللَّيْلَةَ . قَالَ : وَمَا هُوَ ؟ خواب دیکھا ہے، سرکار نے ارشاد فرمایا آپ نے کیا  
قَالَتْ : إِنَّهُ شَدِيدٌ . قَالَ : وَمَا خواب دیکھا؟ عرض کرنے لگیں وہ بہت ہی فکر کا باعث  
هُوَ ؟ قَالَتْ : رَأَيْتُ كَأَنَّ قِطْعَةً ہے، آپ نے ارشاد فرمایا وہ کیا ہے؟ عرض کرنے لگیں:  
مِنْ جَسَدِكَ قُطِعَتْ وَوُضِعَتْ میں نے دیکھا گویا آپ کے جسد اطہر سے ایک ٹکڑا  
فِي جِجْرِي . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ کاٹ دیا گیا اور میری گود میں رکھ دیا گیا۔ حضور اکرم صلی  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : رَأَيْتِ اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے بہت اچھا خواب  
خَيْرًا ، تِلْدُ فَاطِمَةُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ دیکھا ہے، ان شاء اللہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو صاحبزادے  
غُلَامًا فَيَكُونُ فِي جِجْرِي . تولد ہونگے اور وہ آپ کی گود میں آئینگے چنانچہ ایسا ہی ہوا  
فَوَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحُسَيْنَ فَكَانَ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حضرت امام حسین رضی اللہ  
فِي جِجْرِي عنہ تولد ہوئے اور وہ میری گود میں آئے

كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ جیسا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَدَخَلْتُ يَوْمًا تھی، پھر ایک روز میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم  
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئی اور حضرت  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَتْهُ فِي حُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَوَآءِپِ کی خدمت بابرکت میں  
حِجْرِهِ ، ثُمَّ حَانَتْ مِنِّي پیش کیا پھر اسکے بعد کیا دیکھتی ہوں کہ سرکارِ دو عالم  
الْثِّفَاتِ ، فَإِذَا عَيْنَا رَسُولِ صلی اللہ علیہ وسلم کے چشمان اقدس اشکبار ہیں، یہ  
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دیکھ کر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
تَهْرِيْقَانِ الدُّمُوعَ . قَالَتْ : وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ! اشکباری کا  
فَقُلْتُ : يَا نَبِيَّ اللَّهِ ، بِأَبِي سبب کیا ہے؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
أَنْتَ وَأُمِّي ، مَا لَكَ ؟ قَالَ : ارشاد فرمایا : جبرئیل علیہ السلام نے میری خدمت  
أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ میں حاضر ہو کر عرض کیا : عنقریب میری امت  
فَأَخْبَرَنِي أَنَّ أُمَّتِي سَتَقْتُلُ کے کچھ لوگ میرے اس بیٹے کو شہید کریں گے۔ میں  
إِبْنِي هَذَا ، فَقُلْتُ : هَذَا ؟ نے عرض کیا سرکار کیا وہ اس شہزادے کو شہید  
قَالَ : نَعَمْ ، وَأَتَانِي بِتُورَةٍ مِنْ کرینگے؟ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد  
تُرْبَتِهِ حَمْرَاءَ - رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فرمایا ہاں ! اور جبرئیل امین علیہ السلام نے اس  
فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ . مقام کی سرخ مٹی میری خدمت میں پیش کی۔

( دلائل النبوة للبیہقی، حدیث نمبر: 2805- مشکوٰۃ المصابیح، ج 1 ص 572 ،  
زجاجة المصابیح ج 5 ص: 227/228 باب مناقب اہل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم )  
حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا کی حدیث پاک میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی

الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ حِينَ وُلِدَا. (معجم کبیر طبرانی، حدیث نمبر 2515)

معجم کبیر طبرانی میں روایت ہے :

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى

عَنْهُ، أَنَّهُ سَمَّى ابْنَهُ الْأَكْبَرَ

حَمْدًا ، وَاسْمًا حُسْنًا      حسن رضی اللہ عنہ کا نام مبارک حمزہ اور سیدنا حسین

حَوْفًا بِاسْمِ عَمِّهِ،

فَإِنَّ اللَّهَ أَكْبَرُ ۚ فَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

فَسَمَاهُمَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللہ علیہ وسلم حسنا علیہ والہ وسلم لے ان کا نام سن اور سمیں رسی اللہ

وَحُسَيْنًا."

(معجم کبیر طبرانی، حدیث نمبر 2713)

# حسن و حسین جنتی نام

حسن اور حسین یہ دونوں نام اہل جنت کے اسماء سے ہیں اور قبل اسلام عرب

نے یہ دونوں نام نہ رکھے۔

علامہ ابن حجر مکی یتیمی رحمۃ اللہ علیہ نے الصواعق المحرقة ص 115: میں

روایت درج کی ہے:

أَخْرَجَ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ " : الْحَسَنُ

وَالْحُسَيْنُ "إِسْمَانِ مِنْ أَسْمَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، مَا سَمَّتِ الْعَرَبُ بِهِمَا فِي

الْجَاهِلِيَّةُ. (الصواعق المحرقة، ص 115، تاريخ الخلفاء، ج 1 ص 149)

ولادت مبارک کی بھی بشارت ہے اس کے ساتھ ساتھ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم

کی غیب دانی کی شان بھی آشکارے کہ آپ اللہ کی عطا سے ماؤں کے پیٹ میں کہاں

حانتہ ۱۲، سورۃ لقمان کی آخر آیت ”وَعَلَّمَ قَافَ الْأَحْمَامِ“ (سورۃ

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَتِيْكَ بِهَذِهِ الْمَسْأَلَةِ الْعَسْرَةِ الْاَوَّلَةِ مِنْ مَسْأَلَاتِ الْاِسْتِغَاثَةِ بِرَبِّكَ

نعمان 34) میں بود کر ہے اس سے مراد اداں م ہے وہ صرف اللہ یم و بیری ملت

ہے چنانچہ صور ارم بھی اللہ علیہ وسلم نے عطاءے خداوندی سے نہ صرف ولادت

مبارک لی بشارت دی بلکہ مجلس کا عین بھی فرمادیا، ارشاد فرمایا غلاما لڑکا تولد ہوگا ونیز یہ

بھی فرمادیا کہ وہ حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا کی گود میں آئینگے۔

## ولادت مبارک

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت کے پچاس دن بعد حضرت

امام حسین رضی اللہ عنہ شکم مادر مہربان میں جلوہ گر ہوئے آپ کی ولادت باسعادت روز

سہ شنبہ 5 شعبان المعظم 4 ھ مدینہ طیبہ میں ہوئی۔

والدخمس ليل خلون من شعبان سنة أربع من الهجرة (معري)

وَمَا تَكُنْ مِنَ الْغَائِبِينَ

الحاجبة لابی ییم الا بھائی، باب الحاء ن اسمہ (ن)

## اللقاب مبارکہ

امام عالی مقام سید الشہداء حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو

عبداللہ ہے اور القاب مبارکہ، ریحانہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم، سید شباب اہل الجنۃ،

الرشيد، الطيب، النزي، السد، المبارک ہیں۔

ج. آ. ک. والادیتہا رتہ حصہ نہ کر مصلی اللہ علیہ وسلم نہ آ

کے کہ میں نے یہ کہہ دیا کہ:

۷۶۸ میں ادا ان ہی جیسا کہ روایت ہے:

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا عقیقہ فرمایا:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَسَلَّمَ نَعَقَ فِيهِمَا وَذَنَعَ فِيهِمَا  
ترجمہ: سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرات حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے عقیقہ میں دو دود بنے ذبح فرمائے۔  
(سنن نسائی، کتاب العقیقہ، حدیث نمبر 4230 -)

### حضرات حسین کریمین رضی اللہ عنہما جنت کی زینت

امام طبرانی کی معجم اوسط اور کنز العمال میں روایت ہے:

لَمَّا اسْتَقَرَّ أَهْلُ الْجَنَّةِ قَالَتْ الْجَنَّةُ: يَا رَبِّ أَلَيْسَ وَعَدْتَنِي أَنْ تُزَيِّنَنِي بِرُكْنَيْنِ مِنْ أَرْكَانِكَ؟ قَالَ: أَلَمْ أُزَيِّنْكَ بِالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ؟ فَمَا سَتِ الْجَنَّةُ مَيْسًا كَمَا يَمِيسُ الْعُرُسُ؟  
ترجمہ: جب جنتی حضرات جنت میں سکونت پذیر ہو گئے تو جنت معروضہ کریگی پروردگار! کیا تو نے وعدہ نہیں فرمایا کہ تو دو درکاران سے مجھے آراستہ فرماؤ گا؟ تو رب العزت ارشاد فرمائیگا: کیا میں نے تجھے حسن و حسین رضی اللہ عنہما سے مزین نہیں کیا؟ یہ سن کر جنت لہن کی طرح فخر و ناز کرنے لگے گی۔

(معجم اوسط طبرانی، حدیث نمبر 343- جامع الاحادیث للسیوطی، حدیث نمبر 1331- الجامع الکبیر للسیوطی، حدیث نمبر 1342- مجمع الزوائد و منبع الفوائد، حدیث

نمبر 15096- کنز العمال، ج 13 ص 106، حدیث نمبر 34290)

حسین کریمین رضی اللہ عنہما کی محبت، محبوبیت خداوندی کی ضمانت:

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث شریف میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسین کریمین رضی اللہ عنہما سے متعلق ارشاد فرمایا:  
فَقَالَ هَذَا ابْنَايَ وَابْنَا ابْنَتِي اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُمَا  
ترجمہ: یہ دونوں میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں، اے اللہ! تو ان دونوں سے محبت فرما اور جو ان سے محبت رکھے اسکو اپنا محبوب بنالے۔

(جامع ترمذی، باب مناقب الحسن والحسين عليهما السلام، حدیث نمبر 4138)  
اللہ تعالیٰ کا محبوب بننا امام عالی مقام کی محبت سے نصیب ہوتا ہے، جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:

أَحَبُّ إِلَهُ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا  
ترجمہ: اللہ تعالیٰ اس کو اپنا محبوب بنالے جس نے حسین رضی اللہ عنہ سے محبت رکھی۔

(جامع ترمذی، ابواب المناقب، باب مناقب الحسن والحسين عليهما السلام، ج 2 ص 218 حدیث نمبر 4144)  
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسین رضی اللہ عنہ کو اپنی گود مبارک میں بٹھایا اور آپ کے لبوں کو بوسہ دے کر دعاء فرمائی:

اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُمَا  
ترجمہ: الہی میں ان سے محبت رکھتا ہوں تو بھی ان سے محبت رکھ اور جو ان سے محبت رکھے اس کو اپنا محبوب بنالے۔

(جامع ترمذی، ابواب المناقب، باب مناقب الحسن والحسين عليهما السلام، ج 2 ص 218 حدیث نمبر 4138)



## امام عالی مقام سے محبت پر سرفرازی

سنن ابن ماجہ شریف میں حدیث مبارک ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَحَبَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي. ترجمہ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے محبت کی، اس نے درحقیقت مجھ ہی سے محبت کی اور جس نے حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بغض رکھا اس نے مجھ ہی سے بغض رکھا۔

( سنن ابن ماجہ شریف، باب فضل الحسن والحسین ابی بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم . حدیث نمبر 148 )

امام حسین کی خاطر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سجدہ کو دراز فرمادیا

سنن نسائی، مسند امام احمد، مصنف ابن ابی شیبہ، مستدرک علی الصحیحین، معجم کبیر طبرانی، مجمع الزوائد، سنن الکبریٰ للبیہقی، سنن کبریٰ للنسائی، المطالب العالی، مسند ابی یعلیٰ اور کنز العمال وغیرہ میں حدیث مبارک ہے:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِحْدَى صَلَاتَيِ الْعِشَاءِ وَهُوَ حَامِلٌ حَسَنًا أَوْ حُسَيْنًا فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهُ ثُمَّ كَبَّرَ لِلصَّلَاةِ فَصَلَّى فَسَجَدَ بَيْنَ ظَهْرَانِي صَلَاتِهِ سَجْدَةً أَطَالَهَا قَالَ أَبِي فَرَفَعْتُ رَأْسِي وَإِذَا الصَّبِيُّ عَلَى ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَاجِدٌ فَرَجَعْتُ إِلَى سُجُودِي فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ قَالَ النَّاسُ ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز کیلئے ہمارے پاس تشریف لائے، اس حال میں کہ آپ حضرت حسن یا حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو اٹھائے ہوئے تھے پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آگے تشریف لے گئے اور انہیں بٹھادیا، پھر آپ نے نماز کیلئے تکبیر فرمائی اور نماز ادا فرمانے لگے اثناء نماز آپ نے طویل سجدہ فرمایا، میرے والد کہتے ہیں: میں نے سر اٹھا کر دیکھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں ہیں اور شہزادے رضی اللہ عنہ آپ کی پشت انور پر ہیں، تو میں پھر سجدہ میں چلا گیا، جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو صحابہ کرام نے عرض کیا:

يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! آپ نے نماز میں  
سَجَدْتَ بَيْنَ ظَهْرَانِي سجدہ اتنا دراز فرمایا کہ ہمیں اندیشہ ہوا کہ کہیں  
صَلَاتِكَ سَجْدَةً أَطْلَتْهَا کوئی واقعہ پیش تو نہیں آیا، یا آپ پر وحی الہی کا تو  
حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ قَدْ حَدَثَ أَمْرٌ نزول نہیں ہو رہا ہے؟ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ  
أَوْ أَنَّهُ يُوحَىٰ إِلَيْكَ قَالَ كُلُّ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اس طرح کی کوئی بات نہیں  
ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ وَلَكِنَّ ابْنِي ہوئی سوائے یہ کہ میرا بیٹا مجھ پر سوار ہو گیا تھا، اور  
ارْتَحَلَنِي فَكَرِهْتُ أَنْ جب تک وہ اپنی خواہش سے نہ اترے مجھے غلت  
أَعْجَلَهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ۔ کرنا پسند نہ ہوا۔

(سنن نسائی، حدیث نمبر 1129 - مسند امام احمد، حدیث  
نمبر 15456 - مصنف ابن ابی شیبہ، ج 7، ص 514 - مستدرک علی الصحیحین، حدیث  
نمبر 6707 / 4759 - معجم کبیر طبرانی، حدیث نمبر 6963 - مجمع  
الزوائد، ج 9، ص 181 - سنن الکبریٰ للبیہقی، حدیث نمبر 3558 - سنن کبریٰ  
للنسائی، ج 1، ص 243، حدیث نمبر 727 - المطالب العالیہ، حدیث  
نمبر 4069 - مسند ابی یعلیٰ، حدیث نمبر 3334 - کنز العمال، حدیث  
نمبر 34380/37705/37706)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حسین کریمین رضی اللہ عنہما کی خاطر خطبہ کو موقوف فرما دیا  
جیسا کہ جامع ترمذی شریف، سنن ابوداؤد شریف، سنن نسائی شریف میں حدیث مبارک ہے:  
حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ ترجمہ: حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ  
قَالَ سَمِعْتُ أَبِي: بُرَيْدَةَ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابو بریدہ رضی  
يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا حبیب اکرم صلی اللہ  
اللہ علیہ وسلم یَخْطُبُنَا إِذْ علیہ والہ وسلم ہمیں خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ  
جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ حسین کریمین رضی اللہ عنہما سرخ دھاری دار قمیص  
عَلَيْهِمَا السَّلَامُ عَلَيْهِمَا مبارک زیب تن کئے لڑکھڑاتے ہوئے آ رہے  
قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ تھے تو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر  
وَيَعْتُرَانِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ شریف سے نیچے تشریف لائے امام حسن و امام  
صلى الله عليه وسلم من حسين رضي الله عنهما كوكود میں اٹھالیا پھر (منبر  
الْمَنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا وَوَضَعَهُمَا مقدس پر رونق افروز ہو کر) ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ  
بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللَّهُ نے سچ فرمایا: تمہارے مال اور تمہاری اولاد ایک  
(إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ امتحان ہے، میں نے ان دونوں بچوں کو دیکھا  
فِتْنَةٌ) فَنَظَرْتُ إِلَى هَذَيْنِ سنبھل سنبھل کر چلتے ہوئے آ رہے تھے  
الصَّبِيَّيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْتُرَانِ لڑکھڑا رہے تھے مجھ سے صبر نہ ہو سکا یہاں تک کہ  
فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى قَطَعْتُ میں نے اپنے خطبہ کو موقوف کر کے انہیں اٹھالیا  
حَدِيثِي وَرَفَعْتُهُمَا۔ ہے۔

(جامع ترمذی شریف ج 2، ابواب المناقب ص 218 حدیث

نمبر: 3707- سنن ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر: 935- سنن نسائی کتاب الجمعۃ حدیث نمبر 1396: زجاجة المصانح ج 5 ص 333

### حسین کریمین رضی اللہ عنہما کا وجود باجوہ دین و شریعت

اس حدیث مبارک سے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے شہزادوں کی قدر و منزلت اور ان سے اپنے کامل قلبی تعلق کو واشگاف کر دیا کہ بچپن میں شہزادوں کے زمین پر گر جانے کا محض احتمال بھی حبیب پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے لئے ناگوار خاطر مبارک ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کرم نوازی کی انتہاء فرمادی کہ شہزادوں کی خاطر خطبہ کو موقوف فرمادیا منبر شریف سے نیچے تشریف لاکر انہیں اٹھالیا، اپنے اس عمل مبارک کے ذریعہ روز روشن کی طرح آشکار کر دیا کہ انکا وجود باجوہ دین و شریعت ہے، کیونکہ دنیوی امر کیلئے خطبہ موقوف نہیں کیا جاسکتا، پھر منبر شریف پر قیام فرما ہو کر ان کے چلنے کی حسین اداؤں کا ذکر مبارک کرتے ہوئے یہ امر بھی واضح فرمادیا کہ ان کی ہر ہر اداء دین و شریعت ہے۔

امام عالی مقام کی حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے کمال قربت کی یہ شان کہ گہوارہ میں آپ کے رونے سے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف ہوتی:

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي زَيْدَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِ عَائِشَةَ فَمَرَّ عَلَى بَيْتِ فَاطِمَةَ فَسَمِعَ حُسَيْنًا يَبْكِي فَقَالَ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ بُكَاءَهُ يُؤْذِنُنِي

ترجمہ: سیدنا زید بن ابی زیادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مبارکہ سے باہر تشریف لائے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دولت خانہ سے گزرے تو امام حسین رضی اللہ عنہ کی رونے کی آواز سنی تو ارشاد فرمایا: بیٹی کیا آپ کو معلوم نہیں! ان کا رونا مجھے تکلیف دیتا ہے۔

(نور الابصار فی مناقب ال بیت النبی المختار ص 139)

بچپن میں امام حسین رضی اللہ عنہ کا رونا حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اذیت کا باعث ہے تو غور کرنا چاہیے کہ جن ظالموں نے معرکہ کربلا میں امام عالی مقام پر مظالم کی انتہا کر دی، آپ کے حلقوم مقدس کو پیسا ساذج کیا، آپ کے تن نازنین پر گھوڑے دوڑائے، دیگر اہل بیت کرام و جانثاران امام کو بے پناہ تکالیف پہونچا کر انہیں شہید کیا، چھ ماہ کے شیرخوار علی اصغر رضی اللہ عنہ کو بجائے پانی پیش کرنے کے تیر چلا کر بے دردی سے شہید کر ڈالا ان بد بختوں کے ظالمانہ و بہمانہ حرکات اور اندوہناک واقعات سے حبیب پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے خاطر عاطر کو کس قدر تکلیف ہوئی ہوگی، کیا یہ ایذا رسانی خالی جائیگی؟ ہرگز نہیں! اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُهِينًا.

ترجمہ: بیشک جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیتے ہیں ان پر دنیا و آخرت میں اللہ نے لعنت کی ہے اور ان کے لئے عذاباً مہیناً۔

(سورة الاحزاب: 57)

### امام عالی مقام رضی اللہ عنہ کی حقانیت و صداقت

کچھ لوگ یہ نظریہ رکھتے ہیں کہ حضرت سید الشہداء امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ عنہ کا کربلا تشریف لے جانا اور آپ کی شہادت عظمیٰ نعوذ باللہ سیاسی اور حصول اقتدار کیلئے لڑی جانے والی جنگ ہے!

جبکہ نبیوں کے تاجدار احمد مختار حبیب کردگار صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کے افراد کو معرکہ کربلا کے وقت امام حسین رضی اللہ عنہ کی تائید و نصرت کرنے کے لئے حکم

فرمایا، کیا کوئی صاحب ایمان یہ کہنے کی جرأت کر سکتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حب منصب اور دنیا طلبی میں کسی کی مدد کرنے کے لئے فرمایا ہو؟ العیاذ باللہ!

کنز العمال شریف میں حدیث پاک ہے:

إِنَّ ابْنِي هَذَا يَعْنِي الْحُسَيْنَ يُقْتَلُ ترجمہ: یقیناً میرا یہ بیٹا یعنی حسین رضی  
بَارِضٍ مِنْ أَرْضِ الْعِرَاقِ يُقَالُ لَهَا اللہ عنہ عراق کے ایک علاقہ میں شہید کیا  
كَرْبَلَاءَ، فَمَنْ شَهِدَ ذَلِكَ مِنْهُمْ جائے گا، جسے کربلا کہا جائے گا، تو افراد  
فَلْيَنْصُرْهُ - (البغوی وابن السکن امت میں سے جو اس وقت موجود ہو  
والبوردی وابن مندہ وابن عساكر اسے چاہئے کہ ان کی نصرت و حمایت  
عن أنس بن الحارث بن منبه- میں کھڑا ہو جائے۔

(کنز العمال، حدیث نمبر-34314)

امام عالی مقام رضی اللہ عنہ کو کس طرح دنیا کے ناپائیدار اقتدار کی طلب ہو سکتی ہے، جبکہ آپ ہی کے گھرانہ سے ساری خلقت کو زہد و ورع، تقویٰ و پرہیزگاری اور قناعت کی دولت ملی ہے۔ سید الشہداء رضی اللہ عنہ کو اس دنیائے فانی کی کس طرح حرص و طمع ہو سکتی ہے جبکہ آپ کے سامنے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْضِعُ ترجمہ: ایک کوڑا برابر جنت کی جگہ دینا  
سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا . اور اس کی ساری چیزوں سے بہتر ہے،

(بخاری شریف باب ماجاء فی صفۃ الجنۃ حدیث نمبر 3250)

جس جنت میں ایک چابک برابر جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے، آپ تو اسی جنت میں رہنے والے جوانوں کے سردار ہیں جیسا کہ جامع ترمذی شریف کی روایت ہے:

الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ. ترجمہ: حسن اور حسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔

(جامع ترمذی، ابواب المناقب، باب مناقب الحسن والحسين عليهما السلام. حدیث نمبر 4136)

لہذا آپ کے کربلا تشریف لیجانے کو سیاسی و دنیوی اغراض سے متعلق کرنا

جہالت و بدیانتی ہے

خصوصی سرفرازی

مجم کبیر طبرانی، جامع الاحادیث اور کنز العمال میں حدیث مبارک ہے:

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ترجمہ: خاتون جنت سیدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ  
عَنْهَا سَے روایت ہے کہ وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم کے مرض وصال کے دوران حضرت حسن  
أَتَتْ بِالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ  
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَنْهُ کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شُكْوَاهُ میں لائیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
الَّذِي تُوفِّيَ فِيهِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَذَا ابْنَاكَ ترجمہ: یہ آپ کے شہزادے ہیں، انہیں اپنی  
فَوَرَّثَهُمَا شَيْئًا، فَقَالَ: أَمَّا وراثت میں سے کچھ عطا فرمائیں! تو حضور اکرم صلی  
الْحَسَنُ فَلَهُ هَيْبَتِي اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حسن 'میرے جاہ  
وَسُؤْدُدِي، وَأَمَّا حُسَيْنٌ فَلَهُ و جلال اور سرداری و سیادت ہے اور حسین کیلئے'  
جُرْأَتِي وَجُودِي. میری جرأت و شجاعت اور کرم و سخاوت ہے۔

(مجم کبیر طبرانی، حدیث نمبر 18474- جامع الاحادیث للسیوطی، مسانید النساء، مسند فاطمہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہا حدیث نمبر 43493- کنز العمال، باب فضل الحسنین رضی اللہ عنہما، حدیث نمبر 37712)

## شہادت عظمیٰ

آپ کی شہادت عظمیٰ، روز عاشوراء، دس (10) محرم الحرام سنہ اکٹھ (61) ہجری میں ہوئی، جیسا کہ علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے الاصابۃ فی معرفۃ الصحابۃ میں نقل فرمایا ہے:

قال الزبير بن بكار: قتل الحسين يوم عاشوراء سنة إحدى وستين وكذا قال الجمهور.

## اولاد امجاد

آپ کو جملہ نو اولاد امجاد ہوئیں چھ شہزادے اور تین شہزادیاں (1) حضرت علی اکبر رضی اللہ عنہ (2) حضرت علی اوسط (امام زین العابدین رضی اللہ عنہ) (3) حضرت علی اصغر رضی اللہ عنہ (4) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (5) حضرت محمد رضی اللہ عنہ (6) حضرت جعفر رضی اللہ عنہ (1) حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا (2) حضرت سیدہ سکینہ رضی اللہ عنہا (3) حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ (نور الابصار فی مناقب ال بیت النبی المختار، ص: 52، للعلامة شبلی نجفی مولود 1250ھ)

اللہ تعالیٰ ہمیں حسینی کردار کے صدقہ اسلام کی حقانیت و صداقت پر استقامت نصیب فرمائے، چار دانگ عالم میں اسلام کا بول بالا فرمائے اور تمام دنیا میں امن و سلامتی قائم فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ والہ وسلم و صحبہ اجمعین۔



الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد الانبياء والمرسلين وعلى آله الطيبين الطاهرين واصحابه الاكرمين الفضلين ومن احبهم وتبعهم باحسان الى يوم الدين اجمعين اما بعد  
فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم، بسم الله الرحمن الرحيم قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ، الصَّحَّةُ وَالْفَرَاغُ رواه البخاري

## سال نو کا پیغام

حیات انسانی میں وقت ایک عظیم دولت اور بیش قیمت نعمت ہے، وہی شخص ترقی کی راہ پر گامزن رہتا ہے جو وقت کی قدر کرتا ہے، وہی قوم عروج کے زینے چڑھتی ہے جو لمحات کی قدر جانتی ہے، جو فرد یا جماعت وقت کو ضائع کرتی ہے وقت کی رفتار اسے ارتقاء کی بلندیوں سے زوال کی پستیوں میں ڈال دیتی ہے۔

دین اسلام ایک فطری دین ہے اس میں عبادات کا نظام وقت کے ساتھ مربوط ہے، نماز پنجگانہ کی ادائیگی، وقت ہی سے متعلق ہے، اسی لئے کتب حدیث و فقہ میں اوقات نماز کی بابت ایک مستقل بیان رکھا گیا ہے، سحر و افطار کے لئے باریک بینی کے ساتھ وقت کا لحاظ رکھنا ضروری ہے، اس میں کمی بیشی ہو جائے تو روزہ رانگاں ہو جاتا ہے، زکوٰۃ کی فرضیت کیلئے سال گزرنا شرط ہے، حج مخصوص ایام میں ادا کیا جاتا ہے، قربانی کیلئے ایام مقرر ہیں، ان تمام عبادات میں وقت اس درجہ اہمیت رکھتا ہے کہ اگر عبادات کی ادائیگی میں ان کے مقررہ اوقات کا لحاظ نہ رکھا جائے تو نوبت اساءت

وگراہت تک ہی نہیں بلکہ فساد و بطلان تک آ جاتی ہے

عبادات کے نظام میں وقت کا ارتباط و تعلق، احکام اسلام میں اس کی اثر انگیزی امت مسلمہ کے ہر ہر فرد سے وقت کی قدردانی و قدر افزائی کا مطالبہ کر رہی ہے۔ اہل اسلام اپنے اوقات کے قدر آشنا ہوں اور آداب و سنن کے ساتھ نظام عبادات پر کار بند ہوں تو شریعت اسلامیہ پر عمل کرنے کی برکت اور اوقات کو ملحوظ رکھنے کی عادت سے ان کے اعمال و افکار میں ایسی پاکیزگی پیدا ہوگی کہ جس راہ چلیں گے ترقی ان کے قدم چومے گی، اونچے مراتب و اعلیٰ مناصب ان کے منتظر ہوں گے۔

عروج آدم خاکی سے انجم سہمے جاتے ہیں  
کہ یوٹو ہوا تارا مہِ کامل نہ بن جائے

علامہ اقبال

عمر رفتہ کا ہر لمحہ قابلِ قدر

حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت کیلئے اپنے مبارک ارشادات و مقدس فرمودات میں وقت کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے اسے نعمت قرار دیا ہے، چنانچہ صحیح بخاری شریف میں حدیث پاک ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ، الصَّحَّةُ وَالْفَرَاغُ .

ترجمہ: سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ اس سے غفلت میں رہتے ہیں:

(1) تندرستی اور (2) فرصت۔

(صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب ما جاء فی الرقاق وأن لا عیش إلا عیش

الآخرۃ . حدیث نمبر 6412۔ زجاجۃ المصابیح، ج 4، کتاب الرقاق، ص 148)  
جن دو نعمتوں کی جانب حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت کو متوجہ فرمایا ہے وہ اوقات زندگی سے عبارت ہیں۔  
نیز ایک روایت کے مطابق حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانچ حالات کو نعمت جاننے اور ان کی قدر دانی کرنے کی تاکید فرمائی ہے:

وَفِيْمَا رَوٰى عَمْرُو بْنُ مِيْمُوْنَ  
 الْاَوْدِيُّ ، مُرْسَلًا ، قَالَ : قَالَ  
 رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ وَهُوَ يَعْظُمُهٗ :  
 اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ :  
 شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ ،  
 وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ ،  
 وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ ،  
 وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ ،  
 وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ .

(الاداب للبيهقي، باب من قصر الأمل وبادر بالعمل قبل بلوغ الأجل، حديث  
 نمبر 809- مشکوٰۃ المصابيح، ص 443)

سال گذشتہ کے آغاز کے وقت کتنے لوگ ہماری معیت میں تھے جو اب

ہمارے ساتھ موجود نہیں ہیں، موت کے پنجہ نے انہیں آدبوجا، اللہ تعالیٰ کا صد شکر ہے کہ اس نے ہمیں مہلت عطا فرمائی، ہمیں چاہیے کہ اس فرصت کو غنیمت جانیں، زندگی کے ان لمحات کے قدر شناس بنیں، عالم شباب کو اطاعت الہی میں صرف کریں اس سے پہلے کہ ضعف و کمزوری لاحق ہو جائے، حالت صحت و تندرستی میں دین کے وہ کام کر لیں جو مرض و بیماری کی کیفیت میں صحیح طور پر انجام نہیں دئے جاسکتے۔

زندگی کا ایک ایک لمحہ اس قدر بیش بہا، گراں قیمت اور قابل قدر ہے کہ اہل جنت کو جنت میں داخل ہونے کے بعد بھی لمحات حیات کے بے فائدہ گزر جانے پر حسرت ہوگی، کنز العمال شریف، کتاب السلام و فضائلہ، حق المجالس و المجالوس میں حدیث پاک ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا قَعَدَ قَوْمٌ مَقْعَدًا لَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَيُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنْ دَخَلُوا الْجَنَّةَ لِلثَّوَابِ . ترجمہ: کوئی قوم ایسی محفل نہیں سجاتی جس میں وہ اللہ کا ذکر نہیں کرتی اور حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں درود شریف نہیں پڑھتی مگر یہ کہ وہ محفل قیامت کے دن ثواب کی کمی وجہ سے ان کیلئے حسرت کا سبب ہوتی ہے اگرچہ وہ جنت میں داخل ہو جائیں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر 10225۔ کنز العمال شریف، کتاب السلام و فضائلہ، حق المجالس و المجالوس، حدیث نمبر 25454)

روز محشر عمر، علم، مال اور جسم سے متعلق سوالات

اعمال کے حساب و کتاب کا معاملہ وقت ہی سے متعلق ہے، عمر کے اوقات کے

بارے میں بروز قیامت سوال کیا جائے گا۔

جامع ترمذی شریف میں حدیث پاک ہے:

لَا تَزُولُ قَدَمًا عَبْدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ عُمْرِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ وَعَنْ عِلْمِهِ فِيمَا فَعَلَ وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَا أَنْفَقَهُ وَعَنْ جَسَمِهِ فِيمَا أَبْلَاهُ . ترجمہ: انسان کے قدم اس وقت تک نہیں ہٹیں گے جب تک کہ چار چیزوں کے بارے میں سوال نہ کیا جائے: اس کی عمر کے بارے میں کہ اسے کہاں گزارا ہے؟ اس کے علم کے بارے میں کہ اس پر کہاں تک عمل کیا؟ اس کے مال کے بارے میں کہ اسے کہاں سے کمایا ہے اور کہاں خرچ کیا ہے؟ اور اس کے جسم کے بارے میں کہ اس کی توانائیوں کو کہاں صرف کیا ہے؟۔

(جامع ترمذی، ابواب صفۃ القیامۃ، باب فی القیامۃ، حدیث نمبر 2602۔ کنز العمال شریف، کتاب القیامۃ من قسم الاقوال، الباب الاول فی امور تقع قبیلہا، الحساب، حدیث نمبر 38983)

حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ راہنمایانہ مقدس ارشادات وقت کی قدر دانی کرنے کی ترغیب دے رہے ہیں، غفلت و کوتاہی اور تضييع اوقات سے منع کر رہے ہیں۔

اوقات اور ان کی نہ رکنے والی رفتار لمحہ فکر

وقت اپنی رفتار کے ساتھ گزر رہا ہے، ہم نے پچھلے سال کے بارہ مہینے بسر کئے، 52 ہفتے گزارے، کامل ایک سال کا سفر طئے کیا، رخصت ہو رہے سال کا اختتام ہم سے سوال کر رہا ہے کہ جس سال کو تم رخصت کر رہے ہو اس کے لمحات و ساعات کی تم نے کیا قدر دانی کی؟

لیل و نہار کی رفتار ہم سے یہ استفسار کر رہی ہے کہ گزشتہ سال تم کس حد تک

احکام اسلام پر عمل پیرا رہے؟ آخری دن کا آفتاب ڈوبتے ڈوبتے دریافت کر رہا ہے کہ تم نے صبح وشام حدود شریعت کی کس حد تک پاسداری و پاسبانی کی؟  
اس موقع پر ہم اپنے اعمال کا محاسبہ کریں، جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے:

عَنْ عُمَرَ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ تَرْجَمَ: سَيِّدَنَا عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَظَرَ فِي خُطْبَتِهِ  
حَاسِبُوا أَنْفُسَكُمْ قَبْلَ ارشاد فرمایا: تم اپنے آپ کا محاسبہ کرو اس سے پہلے  
أَنْ تُحَاسِبُوا فَإِنَّهُ أَهْوَنُ کہ تم سے محاسبہ کیا جائے کیونکہ وہ تمہارے حساب  
لِحَسَابِكُمْ، کے لئے آسانی کا باعث ہے

وَزِنُوا أَنْفُسَكُمْ قَبْلَ أَنْ اور تم اپنے نفسوں کا جائزہ لو اس سے پہلے کہ تمہارا  
تُوزِنُوا وَتَزِينُوا لِلْعُرْضِ جائزہ لیا جائے اور بڑی پیشی کے لئے تیار رہو جس  
الْأَكْبَرِ يَوْمَ (تُعْرَضُونَ لَا دن تمہیں بارگاہ رب العزت میں پیش کیا جائے گا  
تَحْفَى مِنْكُمْ خَافِيَةً) تمہاری کوئی پوشیدہ چیز چھپی نہیں رہے گی۔

(کنز العمال، کتاب المواعظ والرقائق والخطب والحکم من قسم الافعال، خطب  
عمر و مواعظ رضی اللہ عنہ، حدیث نمبر - 44203):

حدیث پاک پر عمل کرتے ہوئے ہم رخصت ہو رہے سال کے شب و روز پر  
نظر دوڑائیں، ہم نے حقوق اللہ کس حد تک ادا کئے، نمازوں کی ادائیگی کا کیا معاملہ رہا، کیا  
ہم نے نمازیں بر غبت و شوق باجماعت ادا کی ہیں یا آخری وقت تک ٹالتے اور مؤخر  
کرتے رہے؟ کیا ہم نے فریضہ زکوٰۃ کیلئے صحیح طور پر اموال کا حساب کیا یا تنگدستوں

اور ناداروں کا حق لے لیا؟ کیا ہم نے رمضان المبارک کے روزوں کا تقویٰ و پرہیزگاری  
کے ساتھ اہتمام کیا یا ماہ رمضان کی حرمت کو پامال کیا؟، ماہ رمضان کے ذریعہ ہم نے  
پرہیزگاری کے سلسلہ میں کتنی ترقی کی۔

ہم اپنے رات و دن کو دیکھیں کہ حقوق العباد کی ادائیگی کس طور پر ہوئی، ہم نے  
والدین کی اطاعت و فرمانبرداری کی یا ان کی خدمت میں تساہل برتا؟ اولاد کی تربیت  
کا حق ادا کیا یا کوئی کسر باقی رہ گئی؟ رشتہ داروں سے حسن سلوک اور پڑوسیوں سے  
اچھا برتاؤ قائم رکھایا بے تعلقی و بدسلوکی نے سلسلہ منقطع کر دیا؟ ملنے جلنے والوں کے ساتھ  
محبت و مودت کے ساتھ پیش آئے یا نفرت و عداوت کی آگ بھڑکائی؟ قریبنداروں  
، ہمسایوں اور دیگر احباب کے ساتھ نشست و برخاست، مجالست و مخالطت میں ہمارا  
اخلاقی معیار کتنا بلند رہا؟

سال نو کے آغاز پر زندگی کے ہر گوشہ کا محاسبہ

ہم اس سال کو خیر باد کہتے ہوئے غور کر لیں کہ کیا تجارت و کاروبار میں ہم نے  
احکام شریعت کو پیش نظر رکھا یا محض تجارتی فائدہ کی بنیاد پر معاملات کرتے رہے؟ کیا ہم  
نے حلال و حرام کے درمیان فرق کیا یا ہر قسم کے مال کو اپنا لقمہ بنا لیا؟ ملازمین و مزدوروں  
سے کام لیتے ہوئے کیا ہم نے انہیں طاقت کے مطابق ذمہ داری دی یا ان پر طاقت سے  
زائد بوجھ ڈال کر ظلم کے مرتکب ہوئے؟

ہمارا محاسبہ زندگی کے ہر شعبہ اور ہر گوشہ سے متعلق ہو، نہ صرف محاسبہ بلکہ  
آئندہ کیلئے منصوبہ بندی کی جائے کہ سال گزشتہ جو کوتاہی اور سہل انگاری ہوئی وہ دہرائی  
نہیں جائیگی، حصول تعلیم کی بات ہو یا کاروبار و تجارت کا معاملہ، احکام شریعت کے



مطابق مکمل نظم و نسق، انتظام و انصرام کے ساتھ کیا جائیگا۔

شخصی و انفرادی، ملی و اجتماعی، سماجی و معاشرتی، معاشی و اقتصادی، سیاسی و مذہبی، ملکی و بین الاقوامی ہر جہت میں اور ہر سطح پر ہمیں غور کرنا چاہئے کہ ہم نے ترقی کے کتنے زینے طے کئے، پستی و زوال سے کتنا دوچار ہوئے، ترقی کی راہیں کیا رہیں، پستی و زوال کے وجوہ و اسباب کیا تھے۔

**نعمت عمر پر شکر گزاری، طاعت پر استقامت کا عہد کریں**

جس شخص نے یہ بارہ مہینے اسلامی احکام پر عمل پیرا کر گزارے، شریعت اسلامیہ پر کار بندہ کر بسر کئے، حدود و شریعت پھلانگے اور قانون الہی کو پائے مال کرنے کی جرات و جسارت نہیں کی تو وہ خوش نصیب بارگاہ الہی میں شکر گزار رہے، خود اپنے لئے اور تمام عالم اسلام کیلئے اطاعت و اتباع کا جذبہ لئے ہوئے، دل کے آشیانہ میں محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع جلاتے ہوئے استقامت و استقلال کے ساتھ آئندہ برس و تمام عمر گزارنے کی دعا کرے۔

اور جس شخص کی حالت اس سے جدا گانہ ہو، جس کا سال گذشتہ اللہ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی کے خلاف گزرا ہو، اس سے کوتاہیاں سرزد ہو گئی ہوں، اسے چاہئے کہ اپنے اعمال سینہ پر کف افسوس ملے، ندامت کے آنسو بہائے اور یہ محکم ارادہ کر لے کہ میں آئندہ زندگی کا ہر لمحہ اس طرح گزاروں گا جس طرح زندگی بخشنے والے کا حکم ہے، ہر ساعت حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت شعاری و وفاداری کے جذبہ سے

سرشار رہوں گا، ہر گھڑی دل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے شاد و آباد رہے گا۔

سال نو کا آغاز یقیناً اللہ کی نعمت ہے، ایک مدت کا اختتام اور دوسری مدت کا آغاز عطاء الہی ہے، اس انعام خداوندی اور عطاء الہی پر پیش گاہ ذوالجلال میں نذرانہ شکر پیش کرنا چاہئے لیکن اس موقع پر باہم مبارکبادی دینا، تہنیت پیش کرنا شرعاً منع تو نہیں ہے تاہم سلف صالحین و بزرگان دین نے ہمیشہ ماحول اور رسم و رواج سے بالاتر ہو کر مقاصد کو پیش نظر رکھا، دینی اغراض کو اپنا مطمح نظر بنایا اور اخروی منافع پر اپنی تمام تر توجہ مرکوز کی۔

**اسلامی سال کا آغاز و اختتام ایثار و قربانی کا آئینہ دار**

اسلامی سال کا آغاز تو خلیفہ دوم فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی شہادت اور سید الشہداء امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت عظمیٰ سے ہوتا ہے اور اختتام حج و قربانی اور خلیفہ سوم عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے مہینہ پر ہوتا ہے، سال کا آغاز و اختتام اس جانب اشارہ کر رہا ہے کہ اہل اسلام کے شب و روز، ماہ و سال خالص اللہ تعالیٰ کے لئے ہونے چاہئے، آٹھوں پہر اس کی رضا و خوشنودی مقصود ہو۔

**مسلمان اپنے اقدار کی حفاظت کریں**

لیکن وائے بر حال مسلماناں کہ مقاصد سے دور رسم و رواج میں مبتلا ہو چکے ہیں اور رسم و رواج بھی ایسا کہ ہماری مسلمانی کو داغدار کر رہا ہے، کیا دین اسلام میں رقص و سرود کا کوئی جواز نکالا جاسکتا ہے؟ کیا شراب میں، جو ام الخبائث ہے، مدھوش و مجنون کر دینے کا اثر باقی نہیں رہا؟

پھر کیا وجہ ہے کہ مسلمان اپنے تقدس کو خود پائے مال کر کے ان اخلاقی رذائل کو اختیار کر چکے ہیں، ان افعال کے کرگزرنے سے ان کے لئے نہ شریعت مانع رہی اور نہ اخلاق، جب کہ قوم مسلم تو وہ قوم ہے جس نے گزشتہ صدیوں میں تجارت و کاروبار، سیاست و حکومت، اخلاق و کردار، امانت و صداقت، تہذیب و تمدن ہر گوشہ عمل میں اقوام عالم کی امامت و پیشوائی کی اور آج ہر پستی و زوال اس کے دامن سے وابستہ ہے، اس کمپرسی کے عالم میں ہم مسلمان اگر عزت و وقار اور ترقی و عروج چاہتے ہیں تو اسلامی تعلیمات پر پھر سے عمل کرنے لگیں، قرآن کریم کو دوبارہ مضبوطی سے تھام لیں، سنت نبوی علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنا دستور عمل بنالیں، صحابہ کرام علیہم الرحمۃ والرضوان کا طریقہ اختیار کریں، اہل بیت نبوت سے وابستگی رکھیں، سلف صالحین و اہل اللہ کے بتلائے ہوئے راستہ پر چلتے رہیں، کامیابی و کامرانی ہمارے قدم چومے گی، فتح و نصرت ہمارا مقدر ہوگی۔

نہیں اقبال نا امید اپنی کشت ویراں سے  
ذرا غم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

اللہ تعالیٰ ہمیں وقت کی قدر دانی کرنے اور وقت کو اس کی رضا و خوشنودی کے لئے گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔



**نوٹ:** خطبہ اولی کیلئے ہر جمعہ کی مناسبت سے سابقہ بیانات میں درج کردہ احادیث شریفہ منتخب فرمالیں، سہولت کی خاطر ان پر بھی اعراب لگا دیئے گئے ہیں۔

## خطبہ ثانیہ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا كَمَا أَمَرُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ إِرْغَامًا لِمَنْ جَحَدَ بِهِ وَكَفَرُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ سَيِّدُ الْخَلَائِقِ وَالْبَشَرِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ مَصَابِيحِ الْغُرُرِ.  
أَمَّا بَعْدُ!

عِبَادَ اللَّهِ! اتَّقُوا اللَّهَ تَعَالَى مِنْ سَمَاعِ اللَّغْوِ وَفُضُولِ الْخَبَرِ، وَانْتَهُوا عَمَّا نَهَاكُمْ عَنْهُ وَزَجَرُ، حَافِظُوا عَلَى الطَّاعَةِ، وَحُضُورِ الْجَمْعِ وَالْجَمَاعَةِ.

وَاعْلَمُوا! أَنَّ اللَّهَ أَمَرَكُمْ بِأَمْرٍ بَدَأَ فِيهِ بِنَفْسِهِ، وَثَنَى بِمَلَائِكَتِهِ الْمُسَبِّحَةِ لِقُدْسِهِ، وَتَلَّتْ بِكُمْ أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ مِنْ بَرِيَّةِ جَنَّةِ وَإِنْسِهِ، فَقَالَ تَعَالَى مُخْبِرًا وَآمِرًا: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ: إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا؛

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ نُورِ الْقُلُبِ وَقُرَّةِ الْعَيْنِ  
وَعَلٰی اِلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِهِ. فَيَا اَيُّهَا الرَّاجُوْنَ مِنْهُ شَفَاعَةً صَلُّوْا  
عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا؛

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ اِمَامِ الْحَرَمَيْنِ  
وَصَاحِبِ الْهَجْرَتَيْنِ وَعَلٰی اِلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِهِ.

فَيَا اَيُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ اِلٰى رُؤْيَا جَمَالِهِ صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا  
تَسْلِيْمًا؛

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اِلِهِ وَاَصْحَابِهِ، لَا  
سِيِّمًا صَاحِبِ الْغَارِ وَالرَّفِيقِ، اَفْضَلِ الْبَشَرِ بَعْدَ الْاَنْبِيَاءِ بِالتَّحْقِيقِ،  
السَّابِقِ اِلٰى الْاِيْمَانِ وَالتَّصَدِيقِ، الْمُؤَيَّدِ مِنَ اللّٰهِ بِالتَّوْفِيقِ، الْخَلِيفَةِ  
الرَّاشِدِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدِنَا اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ.

وَعَلٰی الزَّاهِدِ الْاَوَّابِ، النَّاطِقِ بِالصِّدْقِ وَالصَّوَابِ، مُزَيِّنِ  
الْمَسْجِدِ وَالْمِخْرَابِ، الَّذِي كَانَ رَأْيُهُ مُوَافِقًا لِلْوَحْيِ وَالْكِتَابِ،  
الْخَلِيفَةِ الرَّاشِدِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدِنَا اَبِيْ حَفْصِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ،  
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ.

وَعَلٰی جَامِعِ الْقُرْآنِ، كَامِلِ الْحَيَاءِ وَالْاِيْمَانِ، ذِي النُّوْرِينِ  
وَالْبُرْهَانِ، مَنْ اسْتَحْيَتْ مِنْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَنِ، الْخَلِيفَةُ الرَّاشِدُ اَمِيْرُ

الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدِنَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانُ، رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ.

وَعَلٰی اَسَدِ اللّٰهِ الْغَالِبِ، اِمَامِ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ، مَظْهَرِ  
الْعَجَائِبِ وَالْغَرَائِبِ، الْخَلِيفَةِ الرَّاشِدِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدِنَا عَلِيٌّ بْنُ  
اَبِيْ طَالِبٍ، كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ وَرَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ.

وَعَلٰی وَلَدَيْهِ السَّعِيدَيْنِ، السَّبْطَيْنِ الشَّهِيدَيْنِ، الْاِمَامَيْنِ  
الْهُمَامَيْنِ؛ سَيِّدَيْنَا اَبِيْ مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ وَ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنِ،  
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا.

وَعَلٰی اُمَّهُمَا سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ الْبَتُولُ، سَيِّدَتِنَا فَاطِمَةُ  
بِنْتُ سَيِّدِنَا الرَّسُوْلِ، رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا.

وَعَلٰی الْاَزْوَاجِ الْمُطَهَّرَاتِ؛ اُمّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَالْبَنَاتِ  
الطَّيِّبَاتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُنَّ اَجْمَعِيْنَ.

وَعَلٰی عَمِّيهِ الْمُعَظَّمِيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ وَالنَّاسِ، الْمُطَهَّرَيْنِ مِنَ  
الدَّنَسِ وَالْاَرْجَاسِ، سَيِّدَيْنَا اَبِيْ عُمَارَةَ حَمْزَةَ وَ اَبِيْ الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ  
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا.

وَعَلٰی السِّتَةِ الْبَاقِيَةِ مِنَ الْعَشْرَةِ الْمُبَشِّرَةِ، الَّذِينَ بَايَعُوا النَّبِيَّ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ، وَسَائِرِ الصَّحَابَةِ  
وَالتَّابِعِيْنَ، وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّينِ اَجْمَعِيْنَ.

اَللّٰهُمَّ اَعِزِّ الْاِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِيْنَ، وَاَعْلِ كَلِمَةَ الْحَقِّ وَالدِّينِ،

اَللّٰهُمَّ اَنْصُرِ الْاِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِيْنَ، وَاخْذُلِ الْكُفْرَةَ وَالْمُبْتَدِعَةَ  
وَالْيَهُودَ وَالنَّصَارَى وَالْمُشْرِكِيْنَ، اَللّٰهُمَّ شَتِّتْ شَمْلَ اَعْدَاءِ الدِّيْنِ،  
وَمَزِقْ جَمْعَهُمْ يَا مُبِيْدَ الظَّالِمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ دَمِّرْ دِيَارَهُمْ، وَزَلْزِلِ الْاَرْضَ  
مِنْ تَحْتِ اَقْدَامِهِمْ يَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ.

اَللّٰهُمَّ كُنْ لَنَا وَلَا تَكُنْ عَلَيْنَا، وَاَنْصُرْنَا وَلَا تَنْصُرْ عَلَيْنَا،  
وَاَنْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمْنَا، وَاَنْصُرْنَا  
عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيْنَا، وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا، وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا، وَلَا  
تُسَلِّطْ عَلَيْنَا بِذُنُوْبِنَا مَنْ لَا يَخَافُكَ فَيُنَا وَلَا يَرْحَمُنَا، يَا رَبَّ  
الْعَالَمِيْنَ.

وَاَكْتُبِ اللّٰهُمَّ السُّتْرَ وَالسَّلَامَةَ وَالْعَافِيَةَ عَلَيْنَا وَعَلٰى  
عِيْدِكَ الْحُجَّاجِ وَالْغَزَاةِ وَالْمُقِيْمِيْنَ وَالْمَسَافِرِيْنَ، فِى بَرَكِ  
وَبَحْرِكَ وَجَوْكَ مِنْ اُمَّةٍ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم  
اَجْمَعِيْنَ.

اَللّٰهُمَّ بِجَاهِ نَبِيِّكَ الْمُصْطَفٰى، وَرَسُوْلِكَ الْمُتَرَضٰى! طَهِّرْ  
قُلُوْبَنَا مِنْ كُلِّ وَصْفٍ يُبَاْعِدُنَا عَنْ مُشَاهَدَتِكَ وَمَحَبَّتِكَ، وَامْتِنَا  
عَلٰى السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ، وَالشُّوْقِ اِلٰى لِقَائِكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ.  
رَبَّنَا اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.  
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِوَالِدَيْنَا وَلَا سَاتِدَتِنَا وَلِمَشَائِخِنَا جَمِيْعًا وَلِمَنْ

لَهُ حَقٌّ عَلَيْنَا وَلِمَنْ اَوْصَانَا بِالْذِّعَاءِ، وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ،  
الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ، اِنَّكَ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ مُّجِيْبُ الدَّعَوَاتِ،  
بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.  
اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيتَاءِ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ  
الْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ، يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ.

اَذْكُرُوْا اللّٰهَ تَعَالٰى يَذْكُرْكُمْ، وَاذْعُوْهُ عَلٰى نِعْمِهِ يَسْتَجِبْ  
لَكُمْ، وَلَذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَعْلٰى وَاَوَّلٰى وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَهَمُّ وَاَتَمُّ وَاَكْبَرُ.



ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر



مصری گنج حیدر آباد، الہند



Website: [www.ziaislamic.com](http://www.ziaislamic.com)

Email: [zia.islamic@yahoo.co.in](mailto:zia.islamic@yahoo.co.in)







